قَالَ اللّٰہُ تَعَالٰی اِنَّ الَّذِیْنَ فَرَّقُوْا دِیْنَھُمْ وَکَانُوْا شِیَعًا

اللہ تعالیٰ نے فرمایا بیشک جن لوگوں نے اپنے دین (برحق اسلام) میں تفریق کی اور ہو گئے مختلف فرقے

جلد دوم

نفس و مناظرہ

۱۳۸۶ھ

جس میں

نسب غوث پاک کو شرح و بسط سے بیان کیا گیا ہے؛

مؤلفہ

عالیجناب علامہ سید نہال احمد نقوی ایم۔ اے۔ ایل۔ ایل۔ بی (علیگ)

ریٹائرڈ سشن جج حیدرآباد دکن

ناشر

مجلس قادریہ صابریہ ۱۳۲۳ یکہ توت شریف پشاور

قال اللہ تعالیٰ ان الذین فرقوا دینھم وکانوا شیعا

اللہ تعالیٰ نے فرمایا بیشک جن لوگوں نے اپنے دین (برحق اسلام) میں تفرقہ کیا اور ہو گئے مختلف فرقے

جلد دوم

نفس مناظرہ

۱۳۸۶ھ

المعروف بہ

مباحث سنی و شیعہ

جس میں

مباحث فدک و متعۃ النساء اور نسب غوث پاک کو شرح و بسط سے

بیان کیا گیا ہے؛

مؤلفہ

الیجناب علامہ سید نہال احمد نقوی ایم۔ اے۔ ایل۔ ایل۔ بی (علیگ)

ریٹائرڈ سشن جج حیدرآباد دکن

ناشر: سید شفیق المرتضیٰ نقوی امروہوی

الحسن حوالہ جاتی کتب خانہ

کوچہ آقا پیر جان یکہ توت پشاور شہر

داخلہ نمبر: 3399

طلب نمبر:

کمپیوٹر نمبر:

نام کتاب ..... نفسِ مناظرہ

مؤلفہ ..... سید نہال احمد نقوی

اشاعت اوّل ۱۳۸۶ھ

طباعت ----- دہلی انڈیا

اشاعت دوم ----- ۱۹۸۷ / ۱۴۰۷ ہجری / ۱۹۸۷ء

تعداد ----- ۱۰۰۰

ناشر ..... مجلس قادریہ صابریہ پشاور

مطبع ..... حیدون پریس پشاور

عرضِ حال

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ★ نحمدہٗ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم

حق اللہ

ھُوَالقَادِر۔ ھُوَالمُعِین

یا سید عبدالقادر جیلانی شیئاً للہ

احباب طریقت و غلامان سیدنا و مرشدنا حضور غوث پاک رضی اللہ عنہ کی خدمت اقدس میں مجھ ناچیز کم تمیز کی مودبانہ عاجزانہ دست بستہ گل بدستہ عرض نیاز مندانہ ہے۔

کہ محرم الحرام ۱۳۹۰ھ مطابق ۱۹۷۰ء میں کتاب نفس مناظرہ از علامہ سید نہال احمد صاحب نقوی رحمۃ اللہ علیہ (علیگ) ریٹائرڈ سیشن جج حیدر آباد دکن انڈیا۔ سید شفیق المرتضیٰ صاحب نقوی مرحوم ناشر کتاب نفس مناظرہ کے بھائی سید حبیب المصطفیٰ صاحب نقوی امروہوی مرحوم سے کراچی سے طلب کی۔ پھر دوبارہ چند نسخے طلب کئے۔ اور احباب میں تقسیم ہوئے تقریباً ایک سال ہوا ہے کہ ایک دوست نے کہا کتاب چودہ ستارے میں مولوی سید نجم الحسن صاحب کراروی مرحوم شیعہ نے حضور سیدنا و مرشدنا سید شیخ عبدالقادر جیلانی رضی اللہ عنہ کو غیر سید لکھا ہے چنانچہ کتاب چودہ ستارے ایک دوست صاحب اپنے بھائی صاحب سے تقریباً برائے مطالعہ تحقیق و

تصدیق کے لیے لائے چنانچہ کتاب مذکور کے صفحہ ۱۳۴ پر حضور سرکار بغداد رضی اللہ عنہ کو بزعم خود غیر سید لکھا گیا ہے اور غیر مستند شیعہ اکتاب شجرۃ الاولیا سے حوالہ دیا ہے اسی طرح علامہ سید علی الحائری شیعہ مجتہد اعظم مرحوم (لاہور) نے اپنی کتاب مناظرہ مواعظ حسنہ کے قاعدہ ہشتم میں کتاب شجرۃ الاولیاء (مصنف غالی شیعہ) کی سراسر بے سند عبارت کو سند بنا کر بطور ثبوت پیش کیا ہے۔

جس کا مستند تحقیقی و تاریخی مثبت جواب جناب حضرت علامہ سید نہال احمد صاحب نقوی مرحوم نے کتاب نفس مناظرہ جلد دوم باب بحث نسب غوث پاک رضی اللہ عنہ میں دیا ہے۔ چونکہ دونوں شیعہ مولوی صاحبان نے ایک ہی کتاب شجرۃ الاولیاء کے حوالہ سے حضور سیدنا غوث پاک رضی اللہ عنہ کو خواہ مخواہ غیر سید ثابت کرنے کی انتہائی سعی ناروا و ناکام فضول قلم فرسائی ہے۔

چنانچہ احباب قادریہ و غلامانہ، صابریہ نے فیصلہ فرمایا کہ کتاب "چودھویں ستارے" صفحہ ۱۳۴ پر بعنوان "شیخ عبدالقادر جیلانی سیدنا غوث پاک رضی اللہ عنہ کو غیر سید لکھا گیا ہے اس کا جواب کتاب نفس مناظرہ حصہ دوم کا باب بحث نسب غوث رضی اللہ عنہ کو شائع کیا جائے۔

ایک مخلص محب غوث پاک رضی اللہ عنہ محترم و بزرگوار م بلند اقبال جناب صوفی اقبال سکندر قادری صاحب نے نہایت عقیدت بھرے والہانہ

عارفانہ انداز میں بے ساختہ فرمایا میاں صاحب محبوب پر حملہ ہو گیا ہے جواب دینا فرض ہے۔ پس مخلصین وابستہ سلسلہ عالیہ قادریہ صابریہ کے اصرار و مشورہ سے چودھویں ستارے کا جواب شائع کیا جا رہا ہے۔ اس سلسلے میں انڈیا دھلی سے مرحوم مؤلف کے داماد گرامی قدر سید محمد قاسم صاحب مدظلہ العالی کو کتاب نفس مناظرہ جلد دوم باب بحث نسب غوث پاک رضی اللہ عنہ کو پاکستان میں "مجلس قادریہ صابریہ" کیچہ توت شریف پشاور کی جانب سے شائع کرنے کے لیے عریضہ لکھا۔ انہوں نے بصد خلوص و عقیدت حضور سرکار غوث پاک رضی اللہ عنہ بذریعہ خط مجلس قادریہ صابریہ کو پاکستان میں کتاب نفس مناظرہ جلد دوم باب بحث نسب غوث پاک رضی اللہ عنہ شائع کرنے کی باقاعدہ اجازت مرحمت فرمائی۔

دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ جل مجدہٗ حضور پرنور صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کی طفیل ہماری اس پر خلوص خدمت دینی اور بے لوث عقیدت و غلامی سیدنا و مرشدنا سرکار غوث الاعظم سید شیخ عبدالقادر جیلانی رضی اللہ عنہ ارضاہ عنا و عن سائر المریدین، کو شرف قبول فرما کر مقبول و سرفراز فرمائے آمین

وصلی اللہ تعالیٰ علی خیر خلقہٖ و نور عرشہٖ سیدنا و مولانا محمد وآلہٖ واصحابہٖ واولیاء امتہٖ اجمعین برحمتک یا ارحم الراحمین۔ فقط

غلام
سگ درگاہ عالیہ قادریہ صابریہ۔ فقیر الحاج محمد مظہر صدیقی قادری صابری
۱۳۳۳۔ چوک خواجہ شہید مریلہ شریف

اقدس و پاک ہیں ناپاک و نازیبا الفاظ استعمال کرتے اور حضور مرشدنا غوث پاک رضی اللہ عنہ کو غیر سید کہتے اور سید نہیں مانتے۔

اس سلسلہ میں مودبانہ گذارش ہے کہ چونکہ کتاب نفس مناظرہ کے جملہ حقوق محفوظ ہیں اگر آپ یا دیگر متعلقین کتاب مذکورہ کا حصہ بحث نسب تا ۶۸ تک پاکستان پشاور میں شائع کر دیں

باقاعدہ اجازت بذریعہ خط مرحمت فرمادیں تو بندہ ناچیز کم تمیز و دیگر احباب مخلصین قادریہ صابریہ مل کر اس حصہ کو شائع کر کے بطور تبلیغ و خدمت سیادت نسب غوث پاک و ثبوت مسند مفت فی سبیل اللہ تقسیم کر سکیں گے

اگر آپ اجازت اشاعت نہ دے سکتے ہوں تو جواب سے مطلع فرمادیں۔

اسی طرح حضرت بزرگوارم سید حبیب المصطفیٰ النقوی امروہوی صاحب۔

برادر سید شفیق المرتضیٰ صاحب کو لکھ رہا ہوں دیکھیں وہ کیا جواب فقیر کو تحریر فرماتے ہیں سید شفیق المرتضیٰ صاحب خدا جانے بقید حیات ہیں یا وصال فرما گئے ہیں فی الحال مجھے معلوم نہیں۔

خیال ہے دہلی حضرت قبلہ سید شفیق المرتضیٰ صاحب کو بھی اس سلسلہ میں عریضہ لکھوں مگر جب تک ان کے متعلق معلوم نہ ہو کہ وہ زندہ ہیں عریضہ لکھنا بیکار ہے آپ مہربانی فرما کر تمام ضروری حالات و کوائف سے فقیر کو تحریر فرمادیں مہربانی

ہوگی آج سید حبیب المصطفیٰ صاحب کو بھی اس مضمون کا عریضہ لکھ رہا ہوں۔

خدا کرے وہ اجازت مرحمت فرمادیں تو اچھا ہوگا۔ آپ تکلیف فرما کر جواب سے یاد فرما کر دلشاد فرمادیں۔

تمام احباب کی طرف سے مخلصانہ غائبانہ السلام علیکم عرض خدمت اقدس ہے جواب سے سرفراز فرما کر کرم فرما ہوں

سپردم بتو شہ پاک والسلام مع الاکرام فقط

فقیر۔ تاج محمد مظہر صدیقی قادری صابری

۱۳۳۳۔ چوک خواجہ شہید مردیکہ توت شریف پشاور۔ پاکستان۔

پاکستان میں کتاب نفسِ مناظرہ کی اشاعت کے لئے

اجازت نامہ

مکرمی و محترمی السلام علیکم!

گرامی نامہ مشرف صدر لایا۔ آپ نے کافی تفصیلی خط لکھا ہے اور بالکل دوست شخصیت کو مخاطب کیا ہے میرے خالوگرامی قدر ناشر کتاب "نفسِ مناظرہ" کا تقریباً آٹھ دس سال قبل انتقال ہوگیا ہے۔ آلِ محمد نقوی صاحب لاہور سے عرصہ ہوا کراچی منتقل ہو گئے تھے اور آل موصوف بھی راہی ملکِ عدم ہوئے، حبیب المصلفیٰ صاحب ناشر صاحب کے بڑے بھائی تھے۔ وہ اُن سے قبل ہی رخصت ہو چکے تھے۔

میرے پتے پر آپ نے خط بھیجا ناشر مرحوم کے دو صاحبزادگان وہاں رہائش پذیر ہیں لیکن انہیں ایسے معاملات اور ان مباحث سے دلچسپی نہیں۔ آپ کے اس خط نے انگیز کیا ہے کہ اس مضمون نسب غوثِ پاک کے مضمون کو ایک بار پھر پڑھوں۔ انشاء اللہ اسے جلدی دیکھ لوں گا۔ آپ نے ملاحظہ فرما کر ہی اسے مفید طلب سمجھا ہوگا۔ جہاں تک اس کی اشاعت کا سوال ہے۔ یہ ایک نیک مقصد ہے اور اس میں رکاوٹ ڈالنا ایک نیکی میں رکاوٹ

ڈالنا ہے۔

حضرت عبدالقادر جیلانی کی ذات گرامی بہمہ جہت ہمہ قسم صفات سے موصوف ہے۔ متصف ہیں اور آپ کا احسان امت محمدیہ کے جملہ افراد پر ہے اور میں یہ صمیم قلب اس کی اجازت کے ذریعہ اس کارِ ثواب اور حُبِّ حضرت جیلانی میں شریک ہونا موجب اجر اور عزت و افتخار سمجھتا ہوں۔

جب آپ یہ کتاب شائع فرمادیں تو اس کی ایک جلد کسی دہلی آنے والے کے ہاتھ بھیج دیں اور فرمادیں کہ وہ ہمدرد دواخانہ لال کنواں کے خزانچی محمد قاسم کو پہنچا دیں۔

میں آپ کی اس زحمت پر از حد ممنون ہوں گا۔ امید ہے کہ آپ ہر طرح بخیریت ہوں گے۔

احقر محمد قاسم نقوی پہلا لال کنواں دہلی

تاریخ وصول خط ۲۴ دسمبر ۱۹۸۶ء

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

عرض ناشر

برائے جلد دوم

الحمدللہ۔ "نفس مناظرہ المعروف بہ مباحث سُنی وشیعہ" کی جلد اول طبع ہو چکی ہے۔ جس میں فاضل مؤلف عالی جناب عموی سید نہال احمد صاحب نقوی مرحوم ایم۔اے۔ایل۔ایل۔بی علیگ کی ہدایت کے بموجب "خلافت وامامت" اور "بحث قصہ قرطاس کے دو مقالات رکھے گئے جن کو پڑھ کر ناظرین مسرور ہوئے ہوں گے۔ دوسری جلد میں فدک اور متعہ کے نزاعی مسائل سُنّی وشیعہ کی بحثیں ملاحظہ فرمائیں گے گویا کہ ان مسائل اربعہ کی نسبت خلفاء اربعہ سے دی جا سکتی ہے۔ ان چاروں مباحث میں جناب فاضل ممدوح نے سنی وشیعہ کی معتبر کتب۔ قرآن پاک اور احادیث سے شیعوں کی تردید تحقیقی اور الزامی جوابات کے ساتھ اس طرح پر کی ہے کہ فریق مخالف کی اس میں دل آزاری بھی نہ ہو اور انداز بیان ایسا ہے کہ معمولی پڑھا لکھا آدمی بھی اس کتاب کے مضامین بآسانی

سمجھ سکے۔

پانچویں بحث جو نسب غوث پاکؒ پر لکھی تھی جس کو مؤلف موصوف مرحوم کی ہدایت کے موافق کتاب کے آخر میں جگہ دی گئی ہے گو یہ بحث سنی و شیعہ کی نہیں تھی لیکن شمس العلماء علامہ سید علی الحائری مجتہد اعظم شیعہ نے اپنی کتاب مناظرہ "موعظہ حسنہ" کے مقالہ ہشتم میں حضرت غوث پاکؒ کے نسب پر مفصل بحث تحریر فرمائی ہے۔ جس کو پڑھ کر جناب عموی سید نہال احمد صاحب مرحوم کی حساس طبیعت برداشت نہ کر سکی اور جواب لکھنے پر مجبور ہوئی۔ حضرت غوث اعظم رضؓ سے مؤلف مرحوم کا جسی و اعتقادی تعلق تھا۔ اس مضمون کو پڑھ کر ناظرین معتقدین حضرت غوث پاکؒ کی شان میں اپنا ایک مرصع قصیدہ فارسی زبان میں پیش کیا ہے جو حضرت غوث اعظم سے حسن عقیدت رکھنے کا بین ثبوت ہے۔

جناب مولانا مولوی حافظ حاجی سید مشہود حسن صاحب حسنی امروہوی مدرس دوم مدرسہ عالیہ عربیہ امینیہ کشمیری گیٹ دہلی کا اظہار تشکر کرنے سے قاصر ہوں کہ انہوں نے پوری کتاب "نفس مناظرہ" کے مسودات کو میری درخواست پر بغور مطالعہ فرما کر جلد اول اور جلد دوم کتاب ہذا کے لئے مقدمات رقم فرمائے۔

جناب بھائی تلمیذ الدین صاحب نقوی امروہوی نے بھی اس کتاب کے کاموں سے از حد دلچسپی لی ہے اور مجھ ضعیف کی قدم قدم پر

نہایت مخلصانہ اور بے لوث مدد کی ہے اور کتاب کے سرورق کا ڈزائن انہیں کی صناعی و نقاشی کا آئینہ دار ہے انہوں نے دو قطعات تاریخ بھی لکھے ہیں جو کتاب کے آخر میں درج ہیں۔

برخوردار سید محمد قاسم نقوی امروہوی نے بھی میری امداد کی۔ یہ مؤلف مرحوم کے داماد ہیں اللہ تعالیٰ ان کو جزائے خیر دے۔ خدا کا لاکھ لاکھ شکر ہے کہ کمترین نے اس کتاب کی اشاعت کا فرض ادا کر کے جناب عموی صاحب مرحوم مؤلف کتاب ہذا کی ہدایت و وصیت کو پورا کیا۔

ناظرین باتمکین سے التماس ہے کہ اس کتاب کو پڑھ کر جناب علامہ عالیجناب سید نہال احمد نقوی مرحوم کی بخشش کی دعا کریں اور کمترین کو بھی دعائے خیر میں یاد فرمائیں۔

ناچیز سید شفیق المرتضےٰ نقوی امروہوی ناشر کتاب ہذا
حال ساکن 1929 حویلی میر افضل۔ لال کنواں دہلی ۶

۵ر اکتوبر ۱۹۴۷ء

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

مقدمہ

برائے جلد دوم

مولانا مولوی حافظ سید مشہود حسن صاحب حسنی امروہوی

نحمدہٗ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم

کتاب ہذا "نفس مناظرہ" کی جلد اول جو مقالہ "خلافت و امامت" اور مقالہ "قرطاس" پر مشتمل ہے ہدیۂ ناظرین کی جا چکی ہے۔ چونکہ کتاب نہایت دل چسپ اور عام فہم طرز نگارش کے ساتھ مباحث علمیہ کی حامل ہے اس لئے جلد اول کے مطالعہ کے بعد جلد ثانی کا اشتیاق ناظرین کے لئے فطری طور پر لازمی ہے۔ کتاب کی جلد اول کے مطالعہ سے ناظرین کو یہ امر بخوبی واضح ہو گیا ہوگا کہ فاضل مؤلف علامہ سید نہال احمد نقوی مرحوم نے اس کتاب کی تصنیف و تالیف تعصب یا ضد اور ہٹ دھرمی کے نظریہ کے ماتحت ہرگز نہیں کی بلکہ فریقین کی کتابوں کے

مطالعہ کے بعد اپنی تحقیقی رائے کو امت مسلمہ کے سامنے مشعل ہدایت کے طور پر پیش کیا ہے کسی کی دل آزاری یا تذلیل و توہین ہرگز مدنظر نہیں ہے۔ یہی وجہ ہے کہ علامۂ مرحوم نے اپنی تحریر میں از اول تا آخر تہذیب و شائستگی کا خاص لحاظ رکھا ہے اور حتی الامکان کسی ایسے لفظ کا استعمال نہیں کیا جو فریق مخالف کے لئے موجب دل آزاری اور باعث شکایت ہو۔ فاضل مؤلف کی خواہش کے مطابق چونکہ کتاب کو دو جلدوں میں تقسیم کر دیا گیا ہے۔ چنانچہ جلد اول میں "خلافت و امامت" اور "قرطاس" کے دو مقالے گذر چکے جو حقائق و معلومات کا یقینی طور پر ایک بیش بہا ذخیرہ ہیں جس کا صحیح اندازہ اور رائے جلد اول اور ساتھ ہی جلد دوم کے مطالعہ بعد ہی قائم ہو سکتا ہے۔ اب بحمداللہ مذکورہ بالا اوصاف و محاسن سے آراستہ، فدک اور متعہ کے بقیہ دو مقالے ناظرین کے سامنے پیش کئے جا رہے ہیں۔ ان دونوں مقالوں کے بعد ایک اور بحث جس کا عنوان "نسب غوث پاک" ہے ناظرین ملاحظہ فرمائیں گے اگرچہ اس مضمون کا کتاب کے اصل بحث سے کچھ زیادہ ربط اور تعلق نہیں ہے لیکن فاضل مؤلف اپنی عقیدت و محبت اور نسب غوث پاک (قدس اللہ سرہٗ) کے سلسلہ میں معترضین کے جو فاسد شکوک و شبہات ہیں ان کو رفع کرنے کے لئے عرصۂ دراز سے بیتاب تھے اس لئے اس بحث کو اس کے آخر میں بطور تتمہ بیان کر دینا مناسب سمجھا تاہم یہ بحث بھی نہایت دلچسپ

اور مفید ہے۔ فاضل مؤلف کے مختصر احوال اور کتاب کی وجہ تالیف چونکہ جلد اول کے مقدمہ میں ذکر کی جا چکی ہے اس لئے اعادہ کی چنداں ضرورت نہیں۔ ناظرین وہاں ملاحظہ فرمالیں۔ اب آخر میں خداوند قدوس کی بارگاہ میں دعا ہے کہ ہم سب کو صراط مستقیم (مسلک اہل سنت والجماعت) پر قائم ودائم رکھے اور اس کتاب کے مؤلف اور ناشر اور تمام ان حضرات کو جنہوں نے اس کتاب کی طباعت واشاعت میں حصہ لیا اپنی خصوصی عنایات سے نوازے۔ آمین ثم آمین بحرمۃ سید المرسلین صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ اجمعین۔

احقر الزمن سید [illegible] حسن حسنی امروہوی

مدرس دوم [illegible] امینیہ اسلامیہ

کشمیری گیٹ شہر دہلی ۶

۱۸ر جمادی الثانی ۸۰ھ

۲۴ ستمبر ۶۰ء

یوم یکشنبہ

معذرت

احقر نے انتہائی کوشش کی ہے کہ فاضل مؤلف جناب عموی سید نہال احمد نقوی کی تالیف صحیح حالت میں ناظرین کی خدمت میں پیش کروں۔ کتابت کی تصحیح حتی المقدور کی اور پھر پروف کی اصلاح بھی کی۔ میری آنکھ بنی ہوئی ہے ممکن ہے اس سعی بلیغ کے بعد بھی کچھ اغلاط ضرور رہ گئی ہیں جس کی معافی کا خواستگار ہوں۔

سنی وشیعہ برادران سے التماس ہے کہ میں نے مؤلف موصوف مرحوم کے اصل مضامین کو من وعن ناظرین کی خدمت میں پیش کیا ہے ان میں اپنی طرف سے قطعاً تغیر وتبدل نہیں کیا ہے۔ چار مقالات کی تصحیح خود مؤلف مرحوم نے کر دی تھی صرف ایک مقالہ کی کتابت کی تصحیح بندہ نے کی ہے اگر کچھ اغلاط ہوں تو ناظرین نظر انداز فرما کر شکریہ کا موقع دیں گے اور مرحوم۔ اور احقر کو دعائے خیر میں یاد فرمائیں گے

خاکسار

سید شفیق المرتضیٰ نقوی

ناشر کتاب ھٰذا

۱۰۔ حویلی میر افضل۔ لال کنواں دہلی

۲۳ر نومبر سنہ ۱۹۶۰ء

۲۰ر شعبان المعظم سنہ ۱۳۸۰ھ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

یا غوث الاعظم یا ذا الکمال والکرم

کفی بعظمک قال اللہ قولک لقدمی

بحث نسب غوث پاکؓ

گویم ز کمال تو چہ غوث الثقلینا — اولاد نبیؐ ابن حسن آل حسینا

سر بقدمت جملہ نہادند و بگفتند — تاللہ لقد اثرک اللہ علینا

(حضرت جامی قدس سرہ السامی)

جناب شمس العلما علامہ سید علی الحائری مجتہد اعظم شیعہ نے اپنی کتاب مناظرہ ' موعظہ حسنہ ' کے مقالہ ہشتم میں حضرت غوث پاک کے نسب پر مفصل بحث تحریر فرمائی ہے ۔ ہمارا ارادہ نہ تھا کہ مذہبی مباحث کے سلسلے میں یہ نسبی بحث چھیڑ دی جاے مگر بعض احباب کے شدید اصرار پر جناب علامہ حائری کے اس مقالے کا جواب نسبی بحث کی حد تک لکھنے کے لئے ہم مجبور ہوے ۔ خدا جانے کن کن جذبات سے متاثر ہو کر جناب علامہ حائری نے مذہبی مباحث کے سلسلے کی اس کتاب میں اور کس خاص ضرورت کے تحت

یہ نسبی بحث تحریر کرنی ضروری خیال فرمائی - غوث پاک کی سیادت نسب اگر ثابت ہو تو اس سے شیعہ مذہب کا کیا نقصان ہے — جہاں لاکھوں کروڑوں سنیوں کی سیادت نسب کو شیعہ تسلیم کرتے آئے ہیں اور اب بھی تسلیم کرتے ہیں وہاں ایک شخص محی الدین عبد القادر کے نسب سیادت کی تصدیق اور بھی سہی یا اگر بفرض غلط غوث پاک کی سیادت ثابت نہ ہو تو اس میں کیا خاص فائدہ دینی یا دنیوی شیعہ جماعت کو پہنچنے کا امکان اور اُمید ہے۔

ایک کتاب غنیۃ الطالبین نام کی حضرت غوث پاک کی مصنفہ بیان کی جاتی ہے - اکثر اصحاب تو اسے غوث پاک ہی کی تصنیف بیان کرتے ہیں بعض اصحاب علم و نظر اسے کسی دوسرے شخص عبد القادر جیلانی کی تصنیف بیان کرتے ہیں - اس مقام پر اس بحث میں ہم جانا نہیں چاہتے کہ یہ تصنیف غوث پاک کی ہے یا نہیں البتہ امر قابل اظہار یہ ہے کہ اس کتاب میں رد مذہب شیعہ کے مضامین بھی ہیں اور اس کے ایک مقالے میں شیعوں میں بارہ خصلتیں یہودیوں کی ثابت کی گئی ہیں اور یہی خاص سبب حضرت غوث پاک سے شیعوں کی اشد شدید اور عام ناراضی کا ہے - کوئی دقیقہ آپ کی مخالفت میں جماعت شیعہ نے فروگذاشت نہیں کیا یہاں تک کہ آپ کے مذہبی مسلک کے علاوہ آپ کی ذات گرامی اور آپ کے نسب طاہر پر بھی رکیک اور بعانداز حملے شروع کر دیئے اور چاند پر خاک اُڑانے کی انتہائی سعی ناروا و ناکام کر دی گئی جہاں تک ہمیں اندازہ ہوا ہے کچھ ایسے ہی جذبات کے تحت جناب علامہ حائری نے بھی فضول قلم فرسائی کی ہے اور بس - بعض دیگر امور بھی اس مقام

وضاحت طلب تھے مگر ہم بنظر اختصار اب مضمون زیر بحث کا آغاز کرتے ہیں۔

کتاب مناظرہ موعظہ حسنہ کے صفحہ ۱۴۳ پر اپنے مقالہ ہشتم میں علامہ حائری نے حضرت غوث پاک کے نسب طاہر کی بحث میں امور شش گانہ ایک شیعہ مصنف کی کتاب شجرۃ الاولیا نامی سے تحریر فرمائے ہیں جن پر ہم یہاں علیحدہ علیحدہ بحث تحریر کریں گے اور انہیں امور شش گانہ پر بحث کا انحصار بھی ہے باقی جو مختصرات علامہ حائری نے تحریر فرمائے ہیں ان کے مختصر مختصر جوابات بعد میں تحریر ہوں گے۔

امر اول یہ کہ " (نہ خود عبد القادر (یعنی غوث پاک) نے اور نہ ان کی زندگی میں کسی اور نے ان کے سید ہونے کا اظہار کیا۔

امر دوم یہ کہ " (سب سے پہلے آپ کا پوتا نصر مدعی سیادت ہوا اور بغیر بینہ اپنے کو سید کہنے لگا)

الجواب :- دونوں امور مندرجہ کے بیان کردہ واقعات قطعاً غلط ہیں - اس بیان نافیہ کی کیا شہادت ہو سکتی ہے کہ حضرت غوث پاک یا آپ کے فرزندان نامدار میں سے کسی نے بھی اظہار سیادت نسب نہیں کیا تھا۔ اور نہ کسی اور شخص ہی نے آپ کی سیادت کا اظہار کیا تھا - اس مقام پر کوئی ایک بھی اثباتی شہادت اس بیان نافیہ کی پیش نہیں فرمائی بلکہ شجرۃ الاولیا کی سراسر بے سند عبارت نقل فرما دی ہے - فرمائیے بے سند عبارت کو سند بنا کر پیش کر دینے سے اثبات مدعا کس طرح ممکن ہو سکتا ہے۔

شجرۃ الاولیا نامی کوئی کتاب ہے بھی یا نہیں ہم اس کے متعلق کچھ

نہیں کہہ سکتے ۔ چند کتب خانوں سے ہم نے استفسار کیا تو جواب میں انہوں نے لاعلمی ظاہر کی جس سے پتہ چلتا ہے کہ اگر اس کتاب کا کوئی وجود بھی تسلیم کر لیا جائے تو کمیاب ہی نہیں بلکہ نایاب ہے ۔ بہرحال ہم فرض کئے لیتے ہیں کہ اس کتاب کا وجود ہے اور علامہ حائری نے کمال دیانت سے اس کی عبارت بھی نقل فرمائی ہے ۔ اس کے بعد پہلا سوال یہ ہے کہ یہ کتاب شجرۃ الاولیا حضرت غوث پاک کے زمانہ حیات سے کتنی صدیاں گذر لینے کے بعد تصنیف ہوئی ہے اور جو واقعات مولف نے کتاب میں اس مقام پر لکھے ہیں، وہ کس سند کی بنا پر تحریر ہوئے ہیں ۔ ہم نے چند بار اس کی منقولہ عبارت پڑھی مگر کسی راوی یا کسی کتاب کا نام و نشان بھی اس میں درج نہیں ہے جن سے مولف کتاب نے یہ واقعات نقل کئے، ہیں البتہ اس مقام ہی کی عبارت سے یہ پتہ ضرور چل گیا کہ مولف کتاب غالی شیعہ یقیناً ہیں اس لئے کہ غوث پاک کے متعلق مولف صاحب اسی عبارت میں تحریر فرماتے ہیں کہ " (هو مدفون ببغداد والعامه يزعمونه صاحب مقامات) " اس عبارت میں " عامہ " وہ خاص لفظ ہے جو صرف متکلمین شیعہ ہمیشہ اہلسنت ہی کے لئے استعمال کرتے ہیں ۔ دوسرے یہ کہ کوئی خوش عقیدہ سنی حضرت غوث پاک کے مدارج عالیہ کا بیان لکھتے ہوئے یزعمونہ کا استعمال پسند نہ کرے گا کیونکہ غوث پاک کی دینی قیادت عام طور پر اہلسنت میں تسلیم شدہ ہے پس جب کہ کتاب کی اس داخلی شہادت ہی سے پتہ چل گیا کہ مصنف صاحب غالی شیعہ ہیں تو فرمائیے کہ غوث پاک کی حد تک ایک اشد شدید غرض مند مخالف کی

شہادت بے سند کی کیا وقعت باقی رہی اور ہم تو یہاں تک کہتے ہیں کہ بالفرض مصنف کتاب سنی ہی تھا تب بھی اس کے کسی ایسے بے سند بیان کی شہادت کی کیا وقعت ہو سکتی ہے ۔ صدیاں گذر لینے کے بعد جو واقعہ بھی نقل کیا جائے یا کوئی دوسرا ایسا ہی بیان دیا جائے جب تک کہ سلسلہ روایت متصل اور قابل اعتماد نہ ہو اور راویوں کے اسماء معلوم نہ ہوں اور نہ ان کے حالات ہی معلوم ہوں اصولاً ایسی غیر مستند بلکہ بے سروپا روایت سے استدلال مخالف ہرگز جائز نہیں قرار دیا جا سکتا ۔ اس بیان میں حضرت غوث پاک کے پوتے کا ذکر موجود ہے اب خدا ہی جانے کہ اس پوتے کے زمان حیات سے کتنی صدیاں گذرنے کے بعد یہ کتاب لکھی گئی تھی جس پر علامہ حائری نے اپنے استدلال کی بنا اس بیان نافیہ کے اثبات کے لئے قائم فرمائی ہے ۔ پس شجرۃ الاولیا ہو یا اور کسی شیعہ یا سنی کی مصنفہ کتاب ہو بے سند بیان پر بنائے استدلال قائم کرنا بقول خاتم المحدثین شتر بے مہار پر سواری کرنا ہے اگر کسی راوی کا پتہ نہیں چل سکتا تھا تو کم از کم کسی مشہور و مقبول یا کسی غیر معروف کتاب ہی کا کوئی حوالہ اس تمام بیان میں ہوتا تو قابل غور ہو سکتا تھا مگر وہ بھی نہیں ہے ۔ اس طور پر کسی بھی بیان نافیہ کا اثبات تسلیم نہیں کیا جا سکتا پس شجرۃ الاولیا یا ایسی ہی بے سند روایت کسی دوسری کتاب یا ہزار کتابوں کی بھی ہو قطعاً مسترد کر دی جائے گی ۔

پس اگرچہ ہمارے اوپر اس کا بار ثبوت تو نہیں ہے کہ ہم حضرت غوث پاک یا آپ کے فرزندان نامدار کی زبانی آپ کے اظہار سیادت نسب کا اثبات

کریں مگر تبرعاً ہم یہاں چند شہادتیں ثقاۃ صالحین و اولیاء اللہ الکاملین اور دیگر نامی گرامی مصنفین معتبرین کی ایسی پیش کئے دیتے ہیں جن سے قطعاً ثابت ہے کہ حضور غوث پاک نے بھی اپنی زبان مبارک سے اپنی سیادت نسب کا اظہار متعدد مقامات پر کیا ہے اور آپ کے فرزندان نامدار بھی اس کا اظہار کرتے چلے آئے ہیں اور آپ کے ہم عصر دیگر اصحاب بھی آپ کی سیادت نسب کا اظہار دوران خطاب و گفتگو کرتے رہے ہیں حضور غوث پاک نے اپنے نسب شریف کا اظہار و اعلان برمحل اور علیٰ رؤس الاشہاد بارہا کیا ہے اور اس پر برمحل فخر بھی فرمایا ہے جیسا کہ خود آپ کے جد امجد صلعم نے اپنے نسب عالی پر بارہا فخر فرمایا تھا۔ اب ملاحظہ ہوں چند شہادتیں حضور غوث پاک کی زبانی اور آپ کے فرزند دلبند کی زبانی اظہار سیادت نسب کی حد تک۔

ملاحظہ ہو علامہ و مولٰنا الشیخ نورالدین ابن الحسن علی بن یوسف کی مشہور و معروف و مقبول کتاب 'بہجۃ الاسرار' جس میں وہ تحریر فرماتے ہیں "(اخبرنا الفقیہ العالم ابوالمعالی احمد بن شیخ المحقق ابی الحسن علی بن احمد بن عبدالرزاق بن عیسی بن سلال البغدادی قال اخبرنا قاضی القضاۃ ابونصر قال اخبرنا والدی السید عبدالرزاق قال سئلت والدی الشیخ محی الدین عن نسبہ قال عبدالقادر بن ابی صالح جنگی دوست بن سید ابی عبداللہ بن سید یحیی الزاہد ..... الخ (منقول از ردالرفاعیہ الدمشقیہ) مختصر یہ کہ راویان مندرجہ بیان ہذا نے سلسلہ بسلسلہ بیان کیا ہے کہ قاضی القضاۃ ابونصر نے کہا کہ میرے والد عبدالرزاق پسر غوث پاک نے بیان

کیا تھا کہ میں نے (یعنی عبدالرزاق نے) اپنے والد غوث اعظم سے ان کے نسب کے متعلق دریافت کیا تو انہوں نے (غوث اعظم نے) جواب میں بیان کیا کہ عبدالقادر بن ابی صالح جنگی دوست بن ابوعبداللہ بن سید یحیی الزاہد ..... الخ (ختم شد ترجمہ) اہل نظر دیکھ لیں کہ اس روایت میں اسمائے رجال رواۃ کی صراحت کے ساتھ یہ بیان ہوا ہے کہ حضرت غوث اعظم نے اپنا فوقانی سلسلہ نسب سیدنا امام حسن کی حد تک درمیانی وسائط کی صراحت سے اپنے فرزند ارجمند عبدالرزاق رح سے بیان فرمادیا ہے ـــــ سلسلہ روایت متصل ہے جس پر کوئی اعتراض نہیں ہوسکتا اور صدہا کتب میں یہ روایت مسلسل نقل ہوتی چلی آرہی ہے جسے ہم نے مشہور و معروف و مقبول کتاب بہجۃ الاسرار سے یہاں نقل کردیا ہے۔

اس روایت کے علاوہ خود حضرت عبدالرزاق پسر غوث پاک کی اپنی تحریر کردہ شہادت آپ ہی کی کتاب مستطاب معروف و مشہور میں جو تمام دنیا میں مشہور رہے موجود ہے۔ اس کتاب لاجواب کا نام فتوح الغیب ہے۔ اس میں جو بیان فرزند غوث پاک نے بقلم خود تحریر فرمایا ہے ملاحظہ فرمائیے : ـ

"(والدی مؤید الائمہ سید الطائفہ ابومحمد محی الدین السید عبدالقادر الجیلانی الحسنی الحسینی الصدیقی ابن ابی صالح جنگی دوست ابن الامام عبداللہ ابن الامام یحیی الزاہد ..... ابن الامام عبداللہ المحض ابن الامام حسن مثنی ابن الامام امیرالمومنین سیدنا الحسن السبط ابن الامام اسداللہ الغالب سیدنا علی ابن ابی طالب

کرم اللہ وجہہ (منقول از حجۃ البیضا فی رد اہل طغیٰ صفحہ ۳۵) حضرت عبدالرزاق پسر غوث پاک کی بقلم خود تحریر کردہ اس شہادت نسب کے پیش ہوجانے کے بعد اس اعتراض کی کیا وقعت باقی رہی کہ فرزندان غوث پاک نے کبھی اظہار نسب سیادت کیا ہی نہ تھا۔ فتوح الغیب تمام عالم میں بکثرت شائع و ذائع ہے ہر جگہ ملاحظہ کی جاسکتی ہے۔ عجیب بات ہے کہ فرزند غوث پاک تو اپنا شجرہ نسب بقلم خود لکھ کر تمام عالم کے روبرو پیش کر رہے ہیں مگر جن کی چشم بصیرت کے ساتھ ہی ساتھ چشم بصارت بھی کور ہوا انہیں کیا خاک نظر آسکتا ہے۔

اسی بیان کی تردید میں کہ غوث پاک یا آپ کے فرزندان میں سے کسی نے اظہار نسب سیادت نہیں کیا تھا علامہ محی الدین اپنی مشہور کتاب رد الرفاعیہ میں ایک مقام پر تحریر فرماتے ہیں "(قال المخالف ان الشیخ عبدالقادر لم یدع ذالک الی النسب ولا احد من اولادہ ... الخ اقول الجواب ھذا کذب صریح وقول قبیح بل ثبت عکس ذلک ..... الا ان یکون قدمہ من اقدام النبوۃ)" اس کل عربی عبارت کا مع عبارت حذف شدہ ترجمہ یہ ہے کہ مخالف کا بیان یہ ہے کہ نہ خود غوث اعظم نے اور نہ ان کے بیٹوں میں سے کسی نے اپنی سیادت کا دعویٰ کیا۔ میں اس کے جواب میں کہتا ہوں کہ یہ صریح کذب اور قول قبیح ہے بلکہ برعکس اس کے علمائے راسخین کی بیان کردہ متعدد اور بکثرت روایات سے اس کے خلاف ثابت ہوتا ہے اور وہ یہ کہ غوث پاک نے منبر پر بیان فرمایا کہ ہر ولی کا قدم نبی کے قدم پر ہوتا ہے اور میرا قدم

اپنے نانا رسول صلعم کے قدم پر ہے۔ جس جگہ سے حضور صلعم نے قدم اٹھایا میں نے اسی جگہ قدم رکھ دیا مگر اقدام نبوت اس سے مستثنیٰ ہیں کیونکہ اس جگہ غیر نبی کا گذر نہیں ہوسکتا اور شیخ نور الدین ابوالحسن علیہ الرحمہ اپنی کتاب بہجۃ الاسرار میں لکھتے ہیں کہ ہم سے ابو محمد سالم بن علی بن عبداللہ بن سنان الدمیاتی المصری نے جو بمقام قاہرہ پیدا ہوئے تھے ۶۱۰ھ میں بیان کیا کہ ہم کو شیخ شہاب الدین عمر سہروردی نے خبر دی کہ میں نے غوث اعظم سے سنا جب کہ وہ اپنے مدرسہ کے منبر پر وعظ فرما رہے تھے بیان کیا کہ ہر ولی نبی کے قدم پر ہوتا ہے اور میں اپنے نانا رسول صلعم کے قدم پر ہوں جس جگہ سے رسول صلعم قدم اٹھاتے ہیں میں وہیں قدم رکھتا ہوں مگر اقدام نبوت اس سے مستثنیٰ ہیں کیونکہ وہاں سوائے نبی کے کسی غیر کا گذر ہی نہیں ہے اور صاحب قلائد الجواہر علامہ شیخ محمد بن یحییٰ نے غوث پاک کا قول نقل فرمایا ہے کہ ہر ولی کا قدم نبی کے قدم پر ہوتا ہے اور میں اپنے جد صلعم کے قدم پر ہوں باستثنائے اقدام نبوت (یہاں ختم ہوا ترجمہ کتاب رد الرفاعیہ کی عربی عبارت کا)

اب اہل نظر ذرا غور فرمائیں کہ صاحب شجرۃ الاولیا شیعی یا جناب علامہ حائری شیعی کے ان بے سند اور گمراہ کن بیانات کی کیا وقعت ان معتبرین ثقاۃ کی مستند روایتوں کے سامنے باقی رہ گئی۔ ان معتبرین کی نقل کردہ روایات میں راویوں کے اسمار کا تسلسل موجود ہے جن پر کوئی جرح نہیں ہے اور سب کے سب مقبول اور ثقہ ہیں اور اصل راوی اس روایت کے حضرت شیخ الشیوخ عارف باللہ جناب شہاب الدین عمر سہروردی علیہ الرحمہ

... الخ) کیا کوئی غیر فاطمی نسب والا رسول اللہ کو جدی کہہ کر یاد کر سکتا ہے
یا کسی غیر فاطمی سے بتعلق رسول جدک کہہ کر خطاب کیا جا سکتا ہے۔

الغرض صدہا مقامات سے اس قسم کی روایتیں پیش کی جا سکتی ہیں
مگر ہم یہاں عالمگیر شہرت والے مصنفین ہی کی عبارات نقل کرنے پر اکتفا
کر رہے ہیں۔ نخبۃ المحققین علامہ شرف الملک اپنی کتاب انہار المفاخر
میں ایک مقام پر تحریر فرماتے ہیں : ۔ " (مروی است از شیخ عمر ....
..... در دہن من ہفت بار انداخت و فرمود ... ... الخ) ۔ یعنی شیخ
مکیانی اور شیخ عمر بزاز اور شیخ ابی عبداللہ عبدالوہاب و شیخ ابی بکر عبدالرزاق
بروایت قاضی القضاۃ ابی صالح نصر مروی ہے کہ ہم نے حضرت غوث اعظم سے
۵۵۳ھ میں سنا کہ نماز ظہر سے قبل بروز سہ شنبہ ۱۵ شوال ۵۳۱ھ کو رسول صلعم
نے فرمایا کہ اے پسر (یعنی غوث اعظم) تو کلام (یعنی تقریر) کیوں نہیں کرتا ہے
میں نے (غوث پاک نے) جواب میں عرض کیا کہ اے پدر میں تو عجمی ہوں ۔
فصحاے بغداد کے روبرو کیا تقریر کر سکتا ہوں ۔ حضور صلعم نے جواب میں
فرمایا کہ اپنا منھ کھول میں نے منھ کھول دیا تو حضور صلعم نے اپنا لعاب دہن
مبارک میرے منھ میں سات بار ڈالا (ختم شد ترجمہ عبارت فارسی منقولہ بالا)

اہل نظر غور فرمائیں کہ پسر اور پدر میں کیا کیا باتیں ہوئیں ۔ کیا یہ رشتہ
سوائے صلبی اولاد و نسل کے اس محل پر بولنا جائز ہو سکتا ہے ۔ یہی روایت
علاوہ دیگر محققین ناقدین کے جناب سند المحدثین علامہ محقق دہلوی مولٰنا
شاہ عبدالحق رح نے اپنی مشہور کتاب زبدۃ الآثار میں درج فرمائی ہے جس میں یہی

پسر اور پدر کا رشتہ بیان ہو کر خطاب کیا گیا ہے ۔ الغرض غوث پاک اور
رسول اکرم صلعم کے درمیان پدر اور پسر کا رشتہ ثابت ہونے کے لئے ایک
سے ایک بڑھ کر شہادت موثقہ پیش کی جا سکتی ہے ۔ کسی مخالف یا معاند اہل
غرض کا یہ کہہ دینا کہ غوث پاک یا آپ کے کسی فرزند نے کبھی اظہار سیادت
نسب کیا ہی نہ تھا ایسے ایسے اکابر و اعاظم کی عینی اور دیگر تحریری شہادتوں
اور عالمگیر تصدیقوں کے سامنے ادنیٰ وقعت بھی نہیں رکھ سکتا مگر تعصب اور
خیرہ چشمی کا مرض یقیناً لاعلاج ہے۔

ایک اور شہادت بھی غوث پاک کی زبان مبارک سے ملاحظہ فرمائیے
جو اقصاے عالم اسلام میں ہر جگہ مجالس حال و قال میں عقیدتمندانہ ذوق و
شوق سے نہ صرف جماعت قادریہ ہی میں بلکہ اہلسنت کے جمیع سلاسل صوفیہ
و مدارس عالیہ اور دیگر مختلف زوایا اور اداروں اور خانقاہوں میں پڑھی جاتی
ہے اور یقیناً دو چار بار تو یہ اشعار جناب علامہ حائری کی سمع مبارک تک ضرور ہی
پہنچے ہوں گے ۔ یہ چند اشعار اس قصیدے میں کے ہیں جو حضرت غوث پاک نے بطور
تحدیث نعمت تحریر فرمائے تھے ۔

وکل ولی لہ قدم وانی ... علی قدم النبی بدر الکمال
نبی ہاشمی مکی حجازی ... ہو جدی بہ نلت المنال
مریدی لا تخف واش فانی ... غدوم قاتل عند القتال
انا الجیلی محی الدین اسمی ... واعلامی علی راس الجبال
انا الحسنی والمخدع مقامی ... واقدامی علی عنق الرجال

وعبد القادر المشهور اسمی وجدی صاحب العین الکمال ..... الخ

کیا حضرت غوث پاک کے اس مشہور و معروف قصیدے کے اشعار سن کر بھی کوئی بے بصیرت یہ کہہ سکتا ہے کہ غوث اعظم نے اپنے نسب حسنی کا کبھی اظہار ہی نہیں کیا تھا۔ کیا ان اشعار میں غوث پاک نے بہ کمال وضاحت حضور صلعم اور جناب حسن مجتبیٰ علیہ التحیۃ والثنا کو اپنا جد نہیں فرمایا ہے۔ ایسی ایسی جید شہادتوں کی موجودگی میں کوئی شخص بھی بشرطے کہ غشاوہ بغض وعناد نے اس کی چشم بصیرت کو کور ہی نہ کر دیا ہو ہرگز اس بیان کی صداقت تسلیم نہیں کر سکتا کہ غوث پاک نے اپنی سیادت کا اظہار کبھی کیا ہی نہ تھا۔

ابھی ایک اور شہادت بھی ملاحظہ فرمائیے :۔ "(قال فی جامع العلوم کان الغوث جالسا علی منبر الوعظ فنزل ..... فقال رایت جدی صلعم جاء ..... فی مکانی بوعظ۔ تفریح الخاطر مصنفہ حضرت العلامہ شیخ عبد القادر بن محی الدین اربلی رح منقبت ۴۵) " یعنی کتاب جامع العلوم میں بیان ہوا ہے کہ ایک روز غوث پاک منبر پر بیٹھے ہوئے وعظ فرما رہے تھے کہ یکایک منبر کی سیڑھی کے آخری ڈنڈے پر اُتر آئے اور دست بستہ متواضع ہو کر استادہ ہو گئے اور تھوڑی دیر کے بعد ہی منبر پر تشریف لے گئے اور بدستور وعظ میں مشغول ہو گئے۔ حاضرین میں سے کسی نے اس کیفیت کے متعلق سوال کیا تو غوث پاک نے جواب دیا کہ میرے نانا رسول صلعم منبر پر تشریف فرما ہوئے اور منبر پر جلوس فرمایا تو میں ازراہ ادب سیڑھی کے سب سے نیچے ڈنڈے پر اُتر آیا۔ اُس کے بعد جب حضور کھڑے ہو گئے اور روانہ ہونے لگے تو مجھے اپنی جگہ پر بیٹھنے اور وعظ کہنے کے لئے محکوم فرمایا (ختم شد ترجمہ)

یہ ایک ہی روایت کتب مناقب غوث پاک سے ہم نے یہاں نقل کی ہے ورنہ اس قسم کی کثیر روایات کتب مناقب غوثیہ میں موجود ہیں جن سے حضرت محبوب سبحانی کا خود آپ کی زبانی اور دیگر ہم عصر لوگوں کی زبانی بھی آپ کا اولاد رسول میں ہونا بطور قطعی ثابت ہوتا ہے۔ ہم کہاں تک اس قسم کی عبارات پیش کر سکتے ہیں نہ صرف مسلمان معاصرین ہی آپ کی سیادت نسب سے واقف تھے بلکہ دیگر مذہب و ملت کے افراد بھی آپ کی سیادت نسب کے معترف تھے جیسا کہ ایک روایت خود ہی صاحب شجرۃ الاولیا شیعی نے ایک مرد نصرانی کی نقل کر دی ہے کہ " (والعامہ یزعمونہ صاحب مقامات وکرامات بل من جملۃ الواصلین الی الحق واشتھر عندھم بعلم الشرق ..... مستدلا علی ذالک بیت شعر یرویہ عنہ رجل نصرانی ومضمون ذالک البیت انا من ولد خیر الحسنین ..... الخ۔) " اتنا تو یقیناً اس روایت سے بھی ثابت ہوا کہ نصرانی معاصرین کو بھی غوث پاک کی سیادت کا علم تھا اور غوث پاک کی زبانی آپ کے نسب کی سیادت کی شہادت ادا کرتے تھے۔

اب ہم اس بحث میں یہاں زیادہ منقولات تائیدی درج کرنے کی کوئی خاص ضرورت محسوس نہیں کرتے۔ حضرت شیخ الشیوخ شہاب الدین سہروردی رح کی سب سے زیادہ باوقعت عینی شہادت پیش ہو جانے کے بعد اور کسی شہادت کے درج کرنے کی چنداں کوئی ضرورت ہی باقی نہ رہی۔ خود حضرت سہروردی رح نے غوث پاک کو منبر پر اپنا نسب سیادت بیان کرتے ہوئے اپنی آنکھوں سے دیکھا اور اپنے کانوں سے سُنا اور یہ جناب سہروردی رح براہ راست حضرت غوث پاک رح سے

فیض یافتہ اور آپ کے ارشد تلامذہ میں سے بھی ہیں اور آپ کے خلیفہ بھی ہیں
اسی طرح کی دوسری معتبر ترین اور مقدس شہادت حضرت قطب الاقطاب جناب
خواجہ قطب الدین بختیار کاکی علیہ الرحمہ کی بھی ہے جو غوث پاک کے ہم عصر ہیں،
اور ولادت باسعادت آپ کی ۵۳۰ھ میں ہوئی ہے جس پر تمام کتب تذکرہ گواہ
ہیں غوث پاک کا وصال ۵۶۱ھ میں ہوا ہے اس لحاظ سے ۳۱ سال کی عمر
خواجہ قطب کی، غوث پاک کی وفات کے وقت تھی۔ تمامی کتب تذکرہ سے
ثابت ہے کہ حضرت خواجہ قطب بختیار کاکی بموجودگی حضرت شہاب الدین سہروردیؒ
و شیخ اوحد الدین کرمانی و دیگر اولیائے کاملین بغداد کی مسجد ابو اللیث میں خواجہ
معین الدین چشتیؒ سے بیعت ہوئے تھے۔ سراسر ممکن اور قرین عقل و قیاس بلکہ
اغلب ہے کہ خواجہ قطب الدین بختیار کاکی کی ملاقات غوث پاک سے ہوئی اور
شاید فیض صحبت غوث پاک حاصل کرنے کا بھی کچھ موقع مل سکا ہو اور اگر ایسا
نہ بھی ہوا ہو تو بھی ہم عصری اور بغداد میں طویل قیام کے باعث خواجہ قطبؒ کو غوث
پاک کے حسب و نسب وغیرہ کے تمام تفصیلات حقیقی کا معلوم ہونا نہ صرف ممکنات بلکہ
یقینیات اور واجبات سے ہے۔ یہی قطب الاقطاب حضرت خواجہ بختیار کاکی علیہ الرحمہ
جو خواجہ اجمیریؒ کے خلیفہ اعظم اور گروہ اولیاء میں ایک بڑی نمودار ہستی اور غوث
پاک کے ہم عصر ہیں اپنے مشہور و معروف و طویل قصیدہ غوثیہ میں ایک شعر یہ بھی
منقبت غوث پاک میں تحریر فرماتے ہیں :۔

سیادت از امامین است اورا در نسب نامہ
حسن از جانب والد حسین از جانب ثانی

خدارا ہمیں کوئی بتائے تو سہی کہ ان پسندیدہ و خدا رسیدہ اصحاب معرفت و طریقت
کی علمی اور مقامی شہادتوں سے بڑھ کر اور کس ہستی کی شہادت غوث پاک کی
زبانی اظہار نسب کے لئے پیش کی جا سکتی ہے۔ کیا تمام دنیا کی سادات میں
سے کسی خاندان کے مورث کے لئے پانچویں اور چھٹی صدی ہجری کی حد تک
ایسی ایسی جید شہادتیں سیادت کے اثبات کے لئے ائمہ اہلبیت کے بعد
مل سکتی ہیں۔ ہمارا دعویٰ ہے کہ نہیں اور ہرگز نہیں

شمس العلماء علامہ حائری شیعہ مجتہد اعظم نے جو امور شش گانہ اپنے اس
مقالۂ زیر جواب میں تحریر فرمائے تھے ان میں سے ایک و دو کا مختصر جواب تو ہمارے
ناظرین نے صفحات گذشتہ میں ملاحظہ فرمالیا۔ اب امر سوم اور اس کا جواب
ملاحظہ فرمائیے :۔

امر سوم :۔ "تمام علمائے انساب نے غوث اعظم کی سیادت کا انکار
کیا ہے (موعظہ حسنہ مقالہ نسیادت صفحہ ۱۴۳)

الجواب۔ غلط۔ بالکل غلط۔ سراسر غلط۔ ہاں غلط اور کس قدر غلط۔
یوں فرمائیے کہ تمام عالم کے علمائے انساب نے متفقہ اور اجماعی طور پر غوث پاک
کے نسب حسنی حسینی پر تواتر مہر تصدیق ثبت کی ہے اور سوائے ایک دو اہل
غرض مخالفین معاندین کے کسی نامور عالم علم نسب نے حضرت غوث اعظم کے
فاطمی نسب سے گاہے انکار کیا ہی نہیں۔ سب سے اول ہم حضرت غوث پاک
کا پدری شجرہ نسب نوقانی یہاں درج کرتے ہیں جس پر اکابر نسابین و مورخین
و محدثین و فقہائے کاملین و اصحاب سیر و اصحاب طریقت و معرفت و شریعت

متفق ہیں اور وہ یہ ہے :-

شجرۂ نسب غوث پاک :- محی الدین عبدالقادر بن ابی صالح موسیٰ جنگی دوست بن ابی عبداللہ بن یحییٰ الزاہد بن محمد بن داؤد بن موسیٰ بن عبداللہ بن موسیٰ الجون بن عبداللہ المحض بن حسن مثنیٰ بن امیر المومنین سیدنا امام حسن بن سیدنا امیر المومنین علی بن ابی طالب کرم اللہ وجہہ (ختم شد)

ولادت باسعادت حضرت غوث پاک کی ۴۷۰ھ میں ہوئی۔ جناب علی مرتضیٰ کے زمانہ حیات سے تخمیناً ساڑھے چار فیصدی کا فصل زمانہ غوث پاک سے پایا جاتا ہے اس لحاظ سے بموجب قاعدۂ اکثریہ مقبولہ نسابین بحساب تین پشت فی صدی اس شجرہ میں بارہ تیرہ ناموں کا شمار میں آنا ہی قرین صواب ہے جو اس شجرہ مقبولہ میں موجود ہیں اس لئے باصطلاح علماے انساب یہ شجرہ متصل اور مکمل ہے۔ اور عددی کمی بیشی کے اعتراض کا کوئی سوال ہی اس شجرۂ مقبولہ میں نہیں ہے۔

اب ہم اس شجرۂ مقبولہ ومشہورہ ومتواترہ کے اثبات کی غرض سے نامی گرامی ومقبول ومشہور ومعروف علماے انساب وتواریخ وسیر اور دیگر محدثین وفقہا وصلحاے عارفین واولیاے کاملین اور دیگر علماے متبحرین ودیگر ثقاۃ وسلاطین کی تصنیفات کے نام درج کرتے ہیں جن سے اس شجرۂ طیبہ اور حضور غوث پاک کی فاطمیت وسیادت نسبی کی کامل تصدیق وتوثیق ہر ناظر پر ظاہر ہو سکے گی سب سے اول ان کتب کے نام ہم درج کرتے ہیں جو راقم الحروف کے ذاتی مطالعہ سے گذر چکی ہیں اور ان کتب میں سوائے دو تین کتب کے جو کمیاب ہیں مگر

نایاب نہیں ہیں جملہ کتب کا مطالعہ مشہور کتب خانہاے برصغیر ہند اور دیگر ممالک میں بھی کیا جا سکتا ہے۔ اب اسماے کتب ومصنفین کتب ملاحظہ ہوں :-

(۱) فتوح الغیب از سید عبدالرزاق پسر غوث پاک (۲) شذرات الذہب ابن العماد حنبلی (۳) طبقات الکبریٰ امام شعرانی (۴) طراز الذہب علامہ الوسی (۵) قلائد الجواہر الشیخ محمد یحییٰ حنبلی (۶) زبدۃ الاسرار علامہ محقق دہلوی شاہ عبدالحق رح (۷) اعلام الاخبار علامہ کفوی (۸) القبط علامہ محدث جلیل ابن حجر عسقلانی شارح بخاری شریف (۹) شجرۃ الانساب علی بن موسیٰ جزری (۱۰) مشجر شیخ رضوان بن عبداللہ (۱۱) مشجر شیخ علی بن عبدالوہاب شافعی (۱۲) مشجر شیخ محمد بن عباد اندلسی (۱۳) نتیجۃ التحقیق علامہ نسابہ المنادی (۱۴) جوہرۃ العقول نسابہ شیخ عبدالرحمٰن بن عبدالقادر فاسی (۱۵) الاعتبار وتواریخ الاعتبار علامہ نسابہ ابن فرحون (۱۶) تاریخ الوردی علامہ زین الدین عمر الوردی (۱۷) طبقات حافظ زین الدین (۱۸) شرح صلوٰۃ الکبریٰ علامہ شیخ عبدالغنی نابلسی (۱۹) مختصر البیان فی نسب آل عدنان احمد بن محمد غرناطی (۲۰) مراۃ الزمان سبط ابن جوزی (۲۱) شجرۃ الانساب علی بن موسیٰ جزائری (۲۲) بہجۃ الاسرار شیخ نور الدین ابوالحسن (۲۳) الروضہ۔ علامہ ابن ربیعہ (۲۴) فوات الوفیات علامہ نسابہ محمد بن شاکر (۲۵) الکواکب الدریہ فی تراجم سادات الصوفیہ علامہ عبدالرؤف المناوی (۲۶) تفریح الخاطر علامہ شیخ عبدالقادر اربلی (۲۷) نفحات الانس مولنا جامی (۲۸) دیوان الترياق الفاروقی (۲۹) فتح المبین علامہ ابوالظفر ظہیر الدین (۳۰) معمولات مظہریہ مرزا مظہر جان جاناں (۳۱) تاریخ المختصر امام

عبداللہ الیمنی الشافعی (۳۲) تتمہ روض الریاحین علامہ شیخ عفیف الدین شافعی
(۳۳) سفینۃ الاولیا سلطان دارا شکوہ خلف شاہ جہاں شہنشاہ ہند (۳۴)
نور الابصار علامہ شبلنجی (۳۵) نزہتہ الخاطر علامہ علی بن سلطان القادری (۳۶)
بحر الانساب علامہ نسابہ السید موسوی (۳۷) نہج البادیہ علامہ نسابہ محمد بن عبدالرحمن
الفاسی (۳۸) کتاب الانساب علامہ نسابہ شیخ محمد بن قاسم القصار (۳۹) سرور
القلب علامہ نسابہ ابوالتوفیق (۴۰) طبقات امام احمد حنبل علامہ ابی الفرج
زین الدین حنبلی البغدادی ثم دمشقی (۴۱) سعادۃ الکونین علامہ مفتی اکرام الدین
(۴۲) حاشیہ نفحات الانس علامہ دہدار (۴۳) تذکرہ اولیائے ہند شاہزادہ
محمد اختر نبیرہ ابوظفر بہادر شاہ (۴۴) تواریخ الاولیا (۴۵) حدائق بخشش کلام
اعلیحضرت احمد رضا خاں بریلوی (۴۶) خزینۃ الاصفیا غلام سرور لاہوری (۴۷)
اسپرٹ آف اسلام انگریزی دی رائٹ آنریبل سید امیر علی پریوی کونسلر شیعی۔
(۴۸) مفتاح التواریخ سر ٹامس ولیم بیل (۴۹) جواہر فریدی (۵۰) اقتباس الانوار
وغیرہ وغیرہ۔

ان سب کتب کے متعلقہ اقتباسات نقل ہونے کے بعد ہمارے پاس محفوظ ہیں۔ ارادہ تھا کہ یہ سب اقتباسات مع ان کے اردو ترجموں کے یہاں نقل کر دیئے جائیں لیکن ان سب کے لئے ایک علیحدہ مستقل رسالے کی ضرورت ہے اور کتاب ہذا کی گنجائش محدود ہے اور یہ بھی خیال رہنا چاہئے کہ یہ اسما صرف انہیں کتابوں کے یہاں درج ہوئے ہیں جو باوقات ومقامات مختلف راقم الحروف کے مطالعہ سے گذری ہیں بلا مبالغہ صدہا دیگر کتب معتبر اور نامی مصنفین

کی اور بھی موجود ہیں جن میں غوث پاک کی سیادت نسب کی تصدیق پر تصدیق ہوتی چلی آرہی ہے اسی سلسلے میں اہلسنت کے ایک نامی گرامی عالم جو جامع طریقت وشریعت اور صاحب سلسلہ مشہور ومعروف بزرگ تھے یعنی علامہ اجل جناب غفوری پشاوری اپنی مولفہ کتاب مستطاب نور السیر میں تحریر فرماتے ہیں :۔ "(نسب شریف وسیادت ایشاں (یعنی غوث پاک) ثابت ومتحقق است بروایت ثقات معتبرین از علمائے کاملین ومحدثین واز فقہائے کاملین واولیاء اللہ العارفین واز کتب معتبر عربی وفارسی دو صد ویک کتب عبارت تحریر یافتہ وثابت شدہ است نسب شریف سیادت وکسے از اہلسنت خلاف نہ کردہ است ونخواہد کرد الا یا معاند یا سفیہ یا جاہل یا مبتدع وقول اہل زیغ وعناد را نباید شنید واعتبار نہ باید کرد کہ گمراہ است ونسب شریف ایشاں بحد تواتر است واجماع شرع بریں کہ بلاشک وشبہ از نسل سادات اند از جانب پدر اولاد سیدنا امام حسن رض واز جانب مادر اولاد امیر المومنین امام حسین رض (ختم شد) اس اقتباس کے مطالعہ سے معلوم ہوا کہ حضرت مصنف علام نے دو سو ایک کتب کے مطالعہ کر لینے کے بعد بحث تحریر فرمائی ہے اور ثابت کیا ہے کہ اجماعاً وعلی التواتر غوث پاک کا نسب شریف حسنین رضی اللہ عنہما سے ثابت ہوتا چلا آرہا ہے۔

اگر ان کتب تواریخ وانساب وسیرت وغیرہ کا شمار کیا جائے تو اول تو یہ ممکن ہی نہیں ہے کہ جملہ ایسی کتابوں کا شمار ہو سکے کیونکہ ہر زمانہ اور ہر زمین میں ایسی ہی بے شمار کتب لکھی جاتی رہی ہیں اور عقیدتمندان غوث پاک رح

آپ کی سیرت مبارکہ کے ہر پہلو کو بیش از بیش اپنی اپنی کتب میں باقی اور قائم رکھنے کے لئے مساعی موفورہ کام میں لاتے رہے ہیں۔ دوسرے یہ کہ ایک امر ثابت شدہ اجماعی و متواتر کے بار بار اثبات و اعلان و اظہار کی کوئی ایسی خاص ضرورت بھی نہیں پائی جاتی ہے۔ اب اس سلسلے میں ہم مناسب سمجھتے ہیں کہ اس قسم کی کتب کا ذکر اور تعارف کرنے کے بدلے صرف ایک ہی کتاب مستطاب کا تعارف اپنے ناظرین سے کرا دیں جس میں کسی قدر تفصیل سے مصنف علام اعلی اللہ مقامہ نے جو جامع شریعت و طریقت مانے جاتے اور اپنے وقت کے حبر العلام تسلیم کئے گئے ہیں حضرت غوث پاک کے نسب شریف پر قدرے تفصیل سے مضمون نگاری کی ہے ـــــ یہ اصل کتاب عربی زبان میں ہے اور چونکہ اس کا یہ اقتباس کافی طویل ہے۔ یہاں قلت گنجائش پر نظر کرتے ہوئے ہم عبارت متن عربی کی ابتدا و انتہا کی قلیل عبارت عربی ہی نقل کریں گے تاکہ ضخامت کتاب ہذا پر غیر معمولی بار نہ پڑ سکے۔ جس گراں قدر ہستی کا ہم یہاں تعارف کرانا چاہتے ہیں وہ حضرت العلامہ جناب سید محمد مکی بن سید مصطفی تونسی کی ہے جن کی مشہور آفاق و مقبول خاص و عام کتاب "السیف الربانی فی عنق المعترض علی الغوث الجیلانی" سے نسب غوث پاک پر مقالے کا ایک حصہ یہاں نقل کیا جاتا ہے عربی عبارت کی محض ابتدا و انتہا ہی نقل کی جائے گی البتہ اردو ترجمہ تمام عربی عبارت کا از ابتدا تا انتہا درج ہوگا ۔ ملاحظہ فرمائیے : ۔

اولا کتب علماء النسب التی صرحت باتصال النسب الجیلی بالجناب الحسن ثم تثنی عنان القلم الی اثباتہ فقہا ثم ..... (۶۲)

۳۲۷

آپ کی سیرت مبارکہ کے ہر پہلو کو بیش از بیش اپنی اپنی کتب میں باقی اور قائم رکھنے کے لئے مساعی موفورہ کام میں لاتے رہے ہیں۔ دوسرے یہ کہ ایک امر ثابت شدہ اجماعی و متواتر کے بار بار اثبات و اعلان و اظہار کی کوئی ایسی خاص ضرورت بھی نہیں پائی جاتی ہے۔ اب اس سلسلے میں ہم مناسب سمجھتے ہیں کہ اس قسم کی کتب کا ذکر اور تعارف کرنے کے بدلے صرف ایک ہی کتاب مستطاب کا تعارف اپنے ناظرین سے کرا دیں جس میں کسی قدر تفصیل سے مصنف علام اعلی اللہ مقامہ نے جو جامع شریعت و طریقت مانے جاتے اور اپنے وقت کے حبر العلام تسلیم کئے گئے ہیں حضرت غوث پاک کے نسب شریف پر قدرے تفصیل سے مضمون نگاری کی ہے ـــــ یہ اصل کتاب عربی زبان میں ہے اور چونکہ اس کا یہ اقتباس کافی طویل ہے۔ یہاں قلت گنجائش پر نظر کرتے ہوئے ہم عبارت متن عربی کی ابتدا و انتہا کی قلیل عبارت عربی ہی نقل کریں گے تاکہ ضخامت کتاب ہذا پر غیر معمولی بار نہ پڑ سکے۔ جس گراں قدر ہستی کا ہم یہاں تعارف کرانا چاہتے ہیں وہ حضرت العلامہ جناب سید محمد مکی بن سید مصطفی تونسی کی ہے جن کی مشہور آفاق و مقبول خاص و عام کتاب "السیف الربانی فی عنق المعترض علی الغوث الجیلانی" سے نسب غوث پاک پر مقالے کا ایک حصہ یہاں نقل کیا جاتا ہے عربی عبارت کی محض ابتدا و انتہا ہی نقل کی جائے گی البتہ اردو ترجمہ تمام عربی عبارت کا از ابتدا تا انتہا درج ہوگا ۔ ملاحظہ فرمائیے : ۔

اولا کتب علماء النسب التی صرحت باتصال النسب الجیلی بالجناب الحسن ثم تثنی عنان القلم الی اثباتہ فقہا ثم ..... (۶۲)

الشیخ عیسی التجانی فی شرح استغاثتہ ـــــ اب اس طویل عربی اقتباس کا اردو ترجمہ ملاحظہ فرمائیے :ـــــ "اولاً ہم علمائے نسب کی ان کتابوں کا ذکر کریں گے جن میں حضرت غوث پاک کا نسب جناب امام حسن سے متصل دکھایا گیا ہے اس کے بعد ہم اس پر فقہی نقطہ نظر سے بحث لکھیں گے اس کے بعد مخالف کے کلام سے جو گمراہ کن شبہات پیدا ہوتے ہیں ان کو ایک ایک کر کے رد کریں گے ـــــ علما و نسابین و محققین نے آپ کے نسب کا اتصال امام حسن رضؓ سے بصراحت تسلیم کیا ہے اور سب نے اس کا بیان یقین و جزم سے کیا ہے۔ ان میں سے صرف ان علما کا جن سے ہم واقف ہیں یہاں ذکر کرتے ہیں :ـــــ (۱) علامہ علم الحسنی اپنی کتاب شذرالذہب فی خیر نسب میں لکھتے ہیں کہ شرفا یعنی سادات بغداد میں تین گروہ ہیں ان میں سے ایک جیلانیان ہیں اور انہیں میں سے ایک عبدالقادر جیلانی ہیں۔ ان کا نسب پوشیدہ نہیں ہے وہ حسنی ہیں۔ مولف چونکہ انتخاب کرنے میں نہایت سخت ہے اس لئے اس نے قبائل مغربیہ کو جو اپنے کو سیادت سے منسوب کرتے ہیں سیادت سے خارج کر دیا ہے (۲) امام احمد بن محمد اندلسی غرناطی نے اپنی کتاب مختصر البیان فی نسب آل عدنان میں بصراحت غوث اعظم کے نسب کو امام حسن سے متصل ثابت کیا ہے (۳) علامہ نسابہ شیخ عبدالرحمن بن عبدالقادر فاسی نے اپنی کتاب ذکر آل رسول میں صرف اُن سادات کا ذکر کیا ہے جن کی سیادت پر اجماع ہے جیسا کہ مولف نے بتا بھی دیا ہے اور یہ تالیف علامہ نسابہ مذکور نے اپنے والد شیخ الجامعہ کے اذن سے کی تھی (۴) علامہ حافظ ابن حجر عسقلانی

شارح بخاری شریف کی کتاب الغبطہ (۵) العلامہ ابن عرضون بنقل علامۃ المشرب الشیخ محمد قنولی (۶) علامہ ابن جوزی کی کتاب مراۃ الزمان (۷) علامہ نسابہ شیخ محمد العربی الفاسی نے مراۃ المحاسن میں لکھا ہے کہ حقیقت یہی ہے کہ فاس میں ہی عبدالقادر جیلانی کی اولاد شرفا (یعنی سادات) میں ہے اور ان کی نسبت حضرت سے ثابت ہے (۸) النساب القرطاس میں غوث اعظم کا نسب امام حسن تک متصل تحریر ہے (۹) کتاب الاخبار و تواریخ الاعتبار میں بھی امام نسابہ ابن فرحون نے یہی بیان کیا ہے اور یہ وہ ابراہیم نہیں ہیں جو فقیہ مشہور ہیں بلکہ ان کا نام علی ہے اور کتاب ذم الخبائث کے مصنف ہیں (۱۰) علامہ نسابہ ابن طیب کی نظم جس کا نام اشراف علی السنۃ الاقطاب ہے (۱۱) شیخ محمد عبدالرحمن الفاسی نے منہج البادیہ میں ذکر کیا ہے ان کی معتبر تحریر النساب میں پوشیدہ نہیں ہے اور اپنی کتاب منہج میں لکھتے ہیں کہ علم انساب منجملہ ان علوم کے ہے جو اللہ تعالیٰ نے مجھے عطا فرمائے ہیں اور نسابین کی طرف سے اس علم میں ان کو اجازے ملے ہیں (۱۲) شیخ مراد بغدادی کا مشجر (۱۳) شیخ مناوی کی نتیجۃ التحقیق فی بعض اہل النسب الوثیق اور یہ النساب اشراف میں اہل تحریر و ضبط مانے جاتے ہیں اور انہوں نے زیادہ مشہور اشخاص کے انساب کی اغلاط کی تصویب و تصحیح بھی کی ہے (۱۴) شیخ محمد قاسم قصار مناوی لکھتے ہیں کہ میں ان سے واقف ہوں یہ خاص اس جماعت کے فرد ہیں جن پر اعتماد کیا جاتا ہے اور اس مبحث میں ان کی طرف رجوع کیا جاتا ہے کیونکہ اس بحث میں ان کو سخت و شدید توجہ ہے اور علم میں رسوخ اور دین میں متانت حاصل ہے۔ سید عبدالقادر فاسی نے قصار

کی تحقیق اور علم کی تعریف کرنے کے بعد کہا ہے کہ وہ انساب سادات کے عارف و محقق تھے جب وہ اس مبحث پر گفتگو کرتے تھے تو کوئی بھی ان کا مقابلہ نہیں کر سکتا تھا (۱۵) شیخ محمد عباد اندلسی کا مشجر (۱۶) شیخ علی بن عبدالوہاب شامی (۱۷) مشجر شیخ عبدالواحد الونشریسی (۱۸) شیخ رضوان بن عبداللہ کا مشجر (۱۹) شیخ عبداللہ بن حمیدی کا مشجر (۲۰) الشیخ علی الصیقلی الحسنی۔ ان چھ آخر کی کتابوں کا مطالعہ محقق منادی نے کیا تھا اور ان کتابوں سے انہوں نے نقل کیا ہے وہ ایک تشنہ کو سیراب کرنے کے لئے کافی ہے اور ہم اسے بخوف اطالت نقل نہیں کرتے ہیں (۲۱) شیخ ابوالتوفیق مصری نسابہ نے بھی اپنی کتاب سرور القلب میں ذکر کیا ہے (۲۲) کتاب دار الحسنی اُن حضرات کی بابت ہے جو فاس میں حسنی سادات ہیں (۲۳) تاریخ ابن الوردی (۲۴) حافظ ابن سلطان القاری المکی (۲۵) صاحب نور الابصار فی مناقب اہل بیت النبی المختار اور یہ امر پوشیدہ نہیں ہے کہ اس مصنف کو انساب اہل بیت میں خاص اعتنا ہے (۲۶) نسابہ حافظ شیخ عبداللہ بن طاہر سجلماسی۔ ایک شخص نے ان سے کہا کہ میں سادات کو دوست رکھتا ہوں آپ مجھے بتائیں کہ فاس میں کون کون سید ہیں انہوں نے سادات قادری کو بتایا اور یہ بھی کہا کہ بعض وہ لوگ جو اپنے کو سید کہتے ہیں اور ان کے بعض مشاہیر خود کو سید کے لقب سے موسوم کرتے ہیں وہ صحت نسب کے اعتبار سے ایسے نہیں ہیں (۲۷) تلخیص شجرہ انساب از سید علی موسیٰ جزائری (۲۸) مشجر محمدی۔ میں نے اس کا اصل نسخہ دیکھا ہے اور اس پر وہاں کے تقریباً ۴۰ نسابین اور فقہا کی تصدیقی عبارتیں درج ہیں

ان میں سے سید ابوالغیث قشاشی تونسی اور سید احمد مکی نقیب السادات و سید علی نقیب القدس و سید علی عزوز اور بعض کی مواہیر ثبت ہیں یہ تو وہ کتابیں نسابین کی ہیں جو میں نے مطالعہ کی ہیں اب میں مورخین و اصحاب طبقات و مناقب اور علمائے عارفین کے نام اور ان کی تالیفات کے نام لکھتا ہوں جنہوں نے حضرت غوث اعظم جیلانی کو سید حسنی تسلیم کیا ہے (۲۹) سید عبدالوہاب شعرانی طبقات (۳۰) العالم الکبیر المعارف الشہیر سیدی احمد زروق الفاسی (۳۱) الشیخ صفدی (۳۲) العفیف بن المبارک صاحب نفح الریانی (۳۳) الاستاذ ابن مخزمہ (۳۴) شیخ مراد شاذلی فی الانیخ الکامل (۳۵) شیخ علی بن یوسف (۳۶) نفحات الانس علامہ جامی (۳۷) اعیس الجلیس شرح ابن بادیس (۳۸) الامام عبداللہ یافعی الیمنی (۳۹) الامام الحافظ الذہبی جنہوں نے منادی سے اخذ کیا ہے (۴۰) الاستاذ عبدالرزاق ابن شیخ عبدالقادر الجیلانی نے فتوح الغیب کے فاتحہ میں لکھا ہے کہ میرے والد یعنی غوث اعظم نے بیان کیا " ابو محمد عبدالقادر الحسن المبسط۔ وہ دوسری جگہ لکھتے ہیں کہ میں نے اپنے والد یعنی غوث اعظم سے دریافت کیا ان کے نسب کی بابت تو انہوں نے فرمایا کہ فلاں بن فلاں .... الخ معترض کا جو یہ دعویٰ ہے کہ غوث اعظم یا ان کے بیٹوں میں سے کسی نے یہ ظاہر نہیں کیا بلکہ ان کے پوتے نے کیا اس اعتراض کے ابطال کے لئے یہ قول عبدالرزاق بن غوث اعظم کا یہاں نقل کیا گیا (۴۱) صاحب ابریز علامہ احمد بن مبارک (۴۲) جامع الاصول (۴۳) الشیخ مجبی نے اپنی تصنیف خلاصۃ الاثر میں بھی یہی بیان کیا ہے (۴۴) الامام العارف باللہ سیدی عبدالرحیم البرعی (۴۵) تاریخ

شیخ جبرتی (۴۶) سید محمد متلا تونسی (۴۷) القلائد - علامہ شیخ ابن یحیٰی تاوذی (۴۸)
تفریح الخاطر للمقدس الاربلی (۴۹) سیدی محمد بن اسمٰعیل الکیالی الحلبی فی رسالتہ
(۵۰) الشیخ محمد عیسیٰ القیروانی (۵۱) الشیخ محمد الگیلانی التونسی فی المواہب الجلیل
(۵۲) القطب الکامل سیدی عبداللہ باعلوی الیمنی (۵۳) ابن فضل اللہ صاحب
مسالک الانوار (۵۴) ابن شاکر (۵۵) الشیخ ابن الذکی (۵۶) سیدی مصطفی
البکری (۵۷) العلامہ البیغزنی (۵۸) الامام ابن الارزق (۵۹) سیدی عبدالسلام
الاسمر (۶۰) الامام المزلی (۶۱) نفحۃ الرحمن للعالم الربانی السید ابی بکر الشطا المکی (۶۲)
شرح استغاثہ از شیخ عیسیٰ تجانی (ختم شد ترجمہ اقتباس از کتاب "السیف الربانی
مولفہ علامہ عزیز و جلیل سید محمد مکی بن سید مصطفیٰ تونسی)

اس اقتباس کے نقل ہونے میں قدرے طول تو ضرور ہوا مگر فوائد سے
خالی نہیں ہے۔ اس کے مطالعہ کے بعد ہمارے ناظرین نے اندازہ فرمالیا ہوگا
کہ حضرت غوث پاک کا نسب طاہر تمام عالم اسلام میں اجماعاً و علی التواتر
تسلیم ہوتا چلا آرہا ہے۔ ان باسٹھ (۶۲) مصنفین و مولفین میں جن کا ذکر اس
اقتباس میں علامہ موصوف نے کیا ہے ابتدائی (۲۹) مصنفین و مولفین
نسابین ہیں اور ان کی مخصوص اعلیٰ پایہ کی کتب انساب سے ذی علم مصنف
نے استناد کیا ہے مگر علامہ حائری شیعی اپنے اس مقالہ زیر بحث میں یہ تحریر کرتے
ہوئے کوئی بھی تامل نہیں کرتے کہ "تمام علمائے انساب نے غوث اعظم کی
سیادت سے انکار کیا ہے" اب تو جناب حائری اور ان کے اتباع کی
آنکھیں کھل جانی چاہئیں کہ اس نامکمل فہرست مندرجہ بالا ہی میں انیس (۱۹)

اعلیٰ پایہ کے نسابین کے بیانات بتائید سیادت غوث پاک موجود ہیں۔ ان نسابین
معتبرین کے علاوہ کیسے کیسے بلند پایہ علما و فضلائے اعصار و امصار و عرفائے کاملین
و مورخین مشاہیر ہیں جو سیادت غوث پاک کی تصدیق جلی تحریر فرما رہے ہیں۔ مگر
یہ فہرست ہرگز مکمل اور جامع نہیں ہے علمائے مغرب ہی کی تصنیفات کا ذکر بس
میں زیادہ تر ہوا ہے علمائے مشرق کا ذکر بہت ہی کم ہے جن کی بلند پایہ تصنیفات
تمام عالم اسلام سے خراج عقیدت وصول کر چکی ہیں۔ خود ذی علم مصنف نے بھی
اس فہرست کے مکمل ہونے کا دعویٰ نہیں کیا ہے اور نہ وہ کر ہی سکتے تھے اور
حقیقت تو یہ ہے کہ کوئی بڑے سے بڑا محقق بھی ایسا دعویٰ نہیں کر سکتا۔ غوث
پاک کا نسب تو ہزارہا کتب انساب و تاریخ و سیر میں مسلسل درج ہوتا چلا آرہا ہے،
کیا ایسا شاندار اجماع اعلیٰ پایہ کے نسابین و مورخین و اصحاب سیر و علما و
فضلائے عارفین و مشائخ کاملین کا کسی بھی ہستی کے اثبات نسب سیادت کے لئے
سوائے غوث پاک کے ائمہ طاہرین اہلبیت کے بعد تمام عالم اسلام میں بھی کہیں
دکھایا جا سکتا ہے اور کیا ایسی متواتر و مسلسل تصدیق کی تردید کے لئے کوئی بھی
مسکت دلیل پیش کی جا سکتی ہے۔ ایسی عالمگیر تصدیق نسب کسی بھی دوسری
ہستی کے لئے دکھائی تو جائے۔ مغرب اقصیٰ یعنی ہسپانیہ و مراکش و الجزائر سے
لے کر مشرق اقصیٰ یعنی چین و فلپائن و شرق الہند وغیرہ تک تمام عالم اسلام متفق اللفظ
و متحد اللسان ہو کر نسب غوث پاک کی تصدیق کر رہا ہے تو کیا محض کسی اہل غرض
مخالف معاند کے کسی مخالف بیان کی سند پر اس عالمگیر اجماع و تواتر تصدیق
کو باطل سمجھ کر رد کر دینا کسی طرح بھی جائز سمجھا جا سکتا ہے۔ کیا ہوا اگر شجرۃ الاولیاء

یا عمدۃ الطالب کے اہل غرض شیعی مخالفین ومعاندین نے اس عالمگیر تصدیق و اجماع کے خلاف بلا سند ہی لکھ مارا - یہی دو نامقبول و گمنام شیعہ ہستیاں ہیں جن کی تصنیفات وخرافات کو جناب علامہ حائری نے اس مقالے میں اپنا توشہ علم قرار دیا ہے اور حیرت بالائے حیرت یہ بھی ہے کہ مولف عمدۃ الطالب کو جناب حائری اسی مقالے میں 'امام الانساب اہلسنت' بھی تحریر فرماتے ہیں (صفحہ ۱۴۰) کیا علامہ حائری کے اتباع میں سے کوئی صاحب یہ بیان فرمائیں گے کہ مصنف عمدۃ الطالب کو کس سنی نے اور کس جگہ سنی تسلیم کیا ہے امام الانساب ہونا تو در کنار - اب رہی مصنف شجرۃ الاولیا کی مجہول الوجود ہستی - اس کے متعلق ہم نے اسی مقالے میں اس کی داخلی شہادت کی بنا پر ہی اسے شیعہ ثابت کر دیا ہے کیونکہ اس نے لفظ 'عامہ' اہلسنت کے لئے استعمال کیا ہے جو شیعہ مصنف ہی سے مخصوص ہے - خاص طور پر یہ خیال رکھنے کی ضرورت ہے کہ کسی اہل غرض مخالف معاند کا اختلاف دنیا میں کسی جگہ بھی اصولاً خارق اجماع و تواتر تسلیم نہیں کیا جاتا ہے - شیعہ جماعت کی اشد شدید مخالفت غوث پاک سے تمام دنیا جانتی ہے پس اگر کوئی شیعہ ایسا کوئی امر خلاف تحریر کرے تو اسے خارق اجماع و تواتر ہرگز ہرگز تسلیم نہیں کیا جا سکتا ہے اور نہ ایسے کسی قول سے سند لینا ہی جائز سمجھا جا سکتا ہے جب کہ مخالفانہ غرض پہلے ہی سے عالم آشکار ہے - اہلسنت بطور بنیادی عقیدے کے خلافت راشدہ کو اجماعی مانتے آئے ہیں تو کیا جماعت شیعہ کے اختلافی بیان یا عقیدے کو اہلسنت خارق اجماع تسلیم کر سکتے ہیں - ہرگز نہیں صاحب محیط المحیط نے ایک مقام پر تصریح کر دی ہے کہ اجماع دو قسم کے

ہوتے ہیں - ایک مرکب اور دوسرا غیر مرکب غیر مرکب اجماع وہ ہوتا ہے جس میں بغیر کسی اختلاف کے آرا جمع ہوں اور جس اجماع میں کوئی اختلافی شکل بھی ہو وہ مرکب کہلاتا ہے مگر ہیں دونوں اجماع ہی - پس اتنی کثیر اور معتبر شہادت نسب غوث پاک جو اپنی کمیت اور کیفیت میں بے مثال حقیقت کی حامل ہو کسی مخالف معاند اہل غرض کے بیان مخالف سے ہرگز مسترد نہیں ہو سکتی اور نہ باطل قرار دی جا سکتی ہے - پس فرمائے علامہ حائری کی پیش کردہ دو بے سند شیعی شہادتیں عمدۃ الطالب اور شجرۃ الاولیا کی ان بے شمار عظیم المرتبت اور ناقابل تردید شہادتوں کے سامنے محض ناکارہ ہیں یا نہیں - تمام دنیا کے اہلسنت حضرت غوث پاک کے اس نسب طاہر کی شہادت بالاتفاق دیتے چلے آئے ہیں اور غالباً سوائے ایک سراج الدین مخزومی کے جس نے بددین ہو کر اور جماعت قادریہ کے خلاف خاص جذبہ انتقامی کے تحت کچھ خلاف میں لکھ مارا تھا کسی نے آج تک بھی نسب زیر بحث کے خلاف کچھ بھی نہیں لکھا اور سیکڑوں ہزاروں نے یک زبان ہو کر تصدیق جلی ہی کی ہے - الغرض حضرت غوث پاک کی سیادت حسنی و حسینی اجماعاً و علی التواتر ثابت ہے - فاضل جلیل و نبیل جناب علامہ علی القاری اپنی مشہور کتاب نزہۃ الخاطر میں ایک مقام پر حضرت غوث پاک کے نسب سیادت کی تصدیق کرتے ہوئے تحریر فرماتے ہیں :- فلا حاجت لاقامۃ الدلیل علی ھذا النسب الشریف الواضح البرھان الثابت البنیان المشھور فی کل مکان کما قال الشاعر ؎ فلا تصحح فی الاعیان شیئ - اذا احتاج النھار الی دلیل (صفحہ ۱۰۸ طبع اسلامبول) یعنی اس نسب شریف پر کسی دلیل کی حاجت نہیں ہے کیونکہ یہ

نسب واضح البرہان ثابت البنیان اور ہر مقام پر مشہور و معروف ہے اور اگر روز روشن کو بھی محتاج دلیل سمجھ لیا جائے تو پھر کوئی شے اعیان میں درست نہیں ہو سکتی (ختم شد)

اب یہاں مناسب معلوم ہوتا ہے کہ اصحاب معرفت و طریقت اور دیگر اکابر اہل اسلام کے منظوم حصہ کلام سے بھی ناظرین کتاب ہذا کی ضیافت خاطر کا قدرے اہتمام کیا جائے۔ ممالک اسلامیہ میں بولی جانے والی بے شمار زبانوں میں سے ہزار ہا کلام منظوم اور دواوین منقبت غوث پاک میں لکھے جا چکے ہیں اور یومًا فیومًا ان میں اضافہ ہی ہوتا جاتا ہے جو غالباً بلکہ یقیناً تا قیامت ہی جاری رہے گا۔ ان حالات میں ظاہر ہے کہ کلام کا انتخاب کر لینا کس طرح ممکن ہو سکتا ہے۔ بہر حال ہم یہاں چند کاملین و عارفین کے کلام اسی حد تک نقل کرتے ہیں جن میں جناب غوث پاک کی نسبی منقبت ان کاملین و عارفین نے بیان فرمائی ہے۔ اب چند منظوم کلام ملاحظہ فرمائیے جن میں غوث پاک کی نسبی منقبت موجود ہے :-

عارف جام حضرت مولانا عبدالرحمٰن جامی قدس سرہ السامی جو بے مثل عالم و عارف کامل سیرت نویس اور شاعر بے مثال اور جامع شریعت و طریقت و محقق بے بدل تسلیم کئے گئے ہیں اور جن کی علمیت کا لوہا اہل عرب تک نے مان لیا ہے غوث پاک کی منقبت میں تحریر فرماتے ہیں :-

گویم ز کمال تو چہ غوث الثقلینا — او لادِ نبی ابن حسن آل حسینا
سر بہ قدمت جملہ نہادند و بگفتند — تاللہ لقد اثرک اللہ علینا

ولہ :- آں شاہ سرفراز کہ غوث الثقلین است — در اصل صحیح النسبین از طرفین است
از سوے پدر تا بہ حسن سلسلہ او ست — وز جانب مادر دُر دریائے حسین است

(منقول از در الدارین)

ہندوستان کے سرگروہ محققین و سند المحدثین جناب علامہ محقق دہلوی مولٰنا شاہ عبدالحق تحریر فرماتے ہیں :-

غوث اعظم دلیل راہ یقین — بہ یقین رہبر اکابر دین
شیخ دارین ہادی ثقلین — ز بدۂ آل سید کونین
او ست در جملہ اولیا شہباز — چوں پیمبر در انبیا ممتاز
من کہ پروردۂ نوال ویم — عاجز از مدحت کمال ویم

(منقول از اخبار الاخیار فی اسرار الابرار مصنفہ جناب ممدوح)

ایک اور کلام ملاحظہ ہو

آں کہ محبوب حضرت حق است — بہر آفاق رحمت حق است
قطب بغداد و غوث جیلانی — لیس فی الدھر مثلہ ثانی
ذات او صاحب کرامات است — بے گماں آبروے سادات است
غوث و قطب و ولی و سلطان ست — برہ حق دلیل و برہان است
جیلی و حنبلی و بغدادی — بے شک و شبہ مہدی و ہادی
حسنی و حسینی است و شریف — احسن و محسن و لطیف و نظیف
ہادی خلق بود سوے خدا — قدس اللہ سرہ ۱۰۶۱ھ

(از مخبر الواصلین) للعالم الکامل ابو عبداللہ السید محمد بن السید الحسنی الحسینی الترمذی

..... ومنہ فی الشیخ عبد القادر الجیلانی

طلائع الفضل نور آتی محیاہ ۔۔۔ من آل فاطمۃ الزہراء ذو شرف ۔۔۔ اتی بہ الدھر فرداً عن مثناہ

علا جلالۃ انوار ھیبتہ ۔۔۔ کالسیف ان انتضاہ الحق سواہ

(للعارف باللہ سیدی عبد الرحیم البرعی رح ۔ من دیوانہ)

مشہور و معروف کتاب مستطاب قلائد الجواھر کے مصنف فاضل جلیل و شیخ نبیل الشیخ محمد یحییٰ التاوفی الحنبلی اپنی طویل نظم میں منقبت غوث الثقلین بیان کرتے ہوئے تحریر فرماتے ہیں :-

..... اغثنی لعبد القادر الجیلی الذی ۔۔۔ اذاع الہ العرش فی الخلق مجدہ

ھو القطب محی الدین من جاز وصفہ ۔۔۔ علی شرف الجوزاء فی الفضل وحدہ

اس کے بعد حضرت غوث پاک کا فوقانی شجرہ نسب نام بنام منظوم فرما کر شجرہ اس طرح ختم کرتے ہیں ۔

ووالدہ سیف الرسول صمرہ ۔۔۔ علی الذی قد ایمن اللہ وعدہ

ھو الاسد الضرغام والصارم الذی ۔۔۔ الی ان یری غیر الشھامۃ غمدہ

وقائعہ فی یوم بدر شھیرۃ ۔۔۔ وفی خیبر قد مد ذو العرش وفدہ .....الخ

ابھی اور چند اقتباسات بعض طویل نظموں کے ملاحظہ فرمائیے ۔

طوبی لطلاب الجناب الاکرام ۔۔۔ اعنی جناب القطب غوث اعظم

السید الحسنی بازہ الشعب ۔۔۔ متفول طلہ وحیدر لتکلم

وعفا عن المداح عبد القادر ۔۔۔ سلطان کل الاولیاء المعظم ....الخ

للعارف باللہ الشیخ محمود القاھری (المجموعۃ النفریدہ)

شرفت جیلان بالمیلاد سابقہ ۔۔۔ غطست بالقبر بغداد اماکنہ

انت الحسینی والحسنی کنت معًا ۔۔۔ اباوا ماشریفین قد اجتمعا ..... الخ

للحضرۃ الفضیلۃ الامام الشیخ صدقۃ اللہ القاھری (المجموعۃ الفریدہ)

یا ربنا بالھیکل النوری انی ۔۔۔ تطلب الوجود ومنجاء للعانی

غوث الوری وغیاثہ وملاذہ ۔۔۔ الیاز عبد القادر الجیلانی

وبجنگی دوست یا الٰھی غثنی ۔۔۔ (اس کے بعد مکمل شجرہ نسب فوقانی نظم کیا ہے)

بالنور للحسن المثنی نورن ۔۔۔ عقلی ولا تتوکنی للاکوانی

وبابیہ اول کل قطب باھر ۔۔۔ سبط النبی المصطفی العدنانی .....الخ

للشیخ ابو المحاسن قاذنی الشاذلی رح (حجۃ البیضا صفحہ ۵۰)

قطب الاقطاب الاکابر ۔۔۔ شیخ مشیوخ الاکوان

غوث الوری عبد القادر ۔۔۔ بازہ رجال الجیلانی .....

سلطان کل الرجال ۔۔۔ امام اھل الکمال

شبل رسول المفضال ۔۔۔ الھاشمی العدنان

سید سادات العلا ۔۔۔ من قال اقدامی علیٰ

رقاب اشیاخ الملا ۔۔۔ بفضل رب الدیان

للحضرت عبد القادر (مجموعۃ الدر الباہر)

در قدرت قادر چہ نجیب الطرفینی ۔۔۔ اولاد علی آل رسول الثقلینی

عالی نسبی ذی نسبی چوں در شہوار ۔۔۔ مشہور بہ خلق حسنی خوے حسینی

خورشید ہدی بدر دجی مہر شرافت ۔۔۔ خاتون جہاں را بخدا قرۃ عینی

مسجود ملائک درت آمد جیلاں　　یا قبلۂ حاجات بحرمت حرمنی

زبدۃ الاصفیا حضرت شہوار علیہ الرحمہ (از نذر عقیدت)

قدوۃ الاولیا قطب الاقطاب حضرت خواجہ قطب الدین بختیار کاکی رح المتوفی ۶۳۳ھ جو حضرت خواجہ غریب نواز خواجہ معین الدین حسن سنجری اجمیری کے خلیفہ اعظم اور حضرت غوث پاک کے ہم عصر اور غالباً صحبت یافتہ بھی ہیں ایک طویل قصیدہ تحریر فرمائے ہیں جس کے چند اشعار یہ ہیں ۔

زبسم اللہ کنم آغاز مدح شاہ جیلانی　　کہ بر قدش درست آمد لباس اعظم الشانی

زہے غوثے کہ غوثیت مدام اورا مسلم شد　　زہے قطبے کہ قطبیت مر اورا ہست ارزانی ....

سیادت از امامین است اورا در نسب نامہ　　حسن از جانب الدین حسین از جانب ثانی ....

گدائے درگہ عالی است شاہا آمدہ کاکی　　بہ بخش اورا سرافرازی ز اسرار خداوانی

(از تحفہ حنفیہ)

رباعی ۔ فرزند نبی فاطمہ را نور العین　　لخت جگر شہنشہ بدر و حنین

دلہا پابوس قطب ربانی را　　سلطان الاولیا غوث الثقلین

استاذ السلطان حضرت گرامی (از رباعیات گرامی)

رباعی ۔ سبط سبطین نور عینین علی　　روح حسنین نور عینین علی

جان زہرا جناب عبد القادر　　غوث الثقلین نور عینین علی

امام الکلام پہلوان سخن حضرت ثاقب (از نذر عقیدت)

اب ہم یہاں چند اکابر مقبولین کا کلام منقبت غوث پاک میں بلا تعلق بیان نسب بھی بغرض تزئین اوراق ہذا اہل نظر کی ضیافت روحانی کی غرض سے نقل

کرتے ہیں ۔ ملاحظہ ہو : ۔

یا محی الدین توحمنا بلطفک واسع　　انت غوث الکل مشہور بانواع الکرم

دزد رہزن را بیک دم ساختی ابدال حق　　اے شہ دنیا و دیں بر حال ما ہم کن کرم

(حضرت بندہ نواز گیسو دراز سرگروہ اولیائے دکن ۔ گلبرگہ شریف)

ولہ ... سیدی یا غوث اعظم یا ولی ۔ روشن ضمیر　　بندہ ام درماندہ ام جز تو ندارم دستگیر

بر در درگاہ والا سائلم اے آفتاب　　خاطر ناشاد را کن شاد یا پیران پیر

(ایضاً ۔ یہ دونوں کلام نذر عقیدت سے یہاں نقل ہوئے)

بادشاہ ہر دو عالم حضرت عبد القادر است　　سرور اولاد آدم شاہ عبد القادر است

آفتاب ماہتاب عرشی و کرسی و قلم　　نور قلب نور اعظم شاہ عبد القادر است

(سرحلقہ طریقہ نقشبندیہ حضرت شاہ بہاء الدین نقشبند (از فتح المبین)

اے پیر جہانگیر کہ جان ہمہ کس　　دارد ز درت نیل مرادات ہوس

بر خاک سر کوے تو از صدق و صفا　　من از تو ترا می طلبم ایں بس بس

حضرت شاہ ابی المعالی قطب لاہور (از تحفہ قادریہ)

قبلہ اہل صفا حضرت غوث الثقلین　　دستگیر ہمہ جا حضرت غوث الثقلین

مردہ دل گشتم و نام تو محی الدین است　　مردہ را زندہ نما حضرت غوث الثقلین

قطب مسکیں بغلامی درت منسوب است　　داغ مہرش بفزا حضرت غوث الثقلین

قطب الاقطاب خلیفہ اعظم خواجہ اجمیر قطب الدین بختیار کاکی (از انہار المعارف وغیرہ)

من آمدم بہ پیش تو سلطان عاشقاں　　ذات تو ہست قبلہ ایماں عاشقاں ....

در ہر دو کون جز تو مرا نیست دستگیر　　دستم بگیر از کرم اے جان عاشقاں ....

صابر بخاک کوے تو سر بر نہادہ ام — زاں رو کہ ہست کوتہ سامان عاشقاں

سر حلقہ طریقہ صابریہ مخدوم علاء الدین علی احمد صابر کلیری (از دیوان حضرت موصوف)

للہ انت لقد رفعت جنابا — وشرفت اصلا طاھرا وانصابا

وعظمت قدرا شامخا حتی غدا — قوس الغمام لاخمصیک رکابا

وتری علیہ من المحاسن ملبسا — ومن المھابۃ والعلی جلبابا

عارف باللہ ابی عبد اللہ مقتی العراق المتوفی ۶۳۶ھ (بہجۃ الاسرار)

وروی انہ لما جاء الشیخ احمد الرفاعی لزیارۃ الشیخ عبد القادر انشد ہ

لھذہ البیتین وھما

فی حالۃ البعد روحی کنت ارسلھا — تقبل الارض عنی وھی نائبتی

وھذہ دولۃ الاشباح قد حضرت — فامدد یمینک کی تحظی بھا شفتی

(سرگروہ رفاعیہ امام العارفین سید احمد الرفاعی رح۔ از فتح المبین)

پیر پیراں میر میراں پادشہ جیلاں توی — انس جان قدسیاں غوث انس و جاں توی

من ترا فی قدر ای الحق گر بگوی می سزد — زانکہ ماہ طیبہ را آئینہ تاباں توی

بہر رایت خواجہ ہندان شہ کیواں جناب — بل علی راسی وعینی گویدا ں خاقاں توی

قادری بودن رضا امضت بباغ خلد داد — می نمی گفتم کہ آقا مایہ غفراں توی

(اعلیٰ حضرت مولانا احمد رضا خاں بریلوی) حدائق بخشش

اب دو تین نمونے کلام الملوک کے بھی ملاحظہ فرمائیے۔

رہبر اصفیا محی الدین — سرور اولیا محی الدین

بکف قدرتت بود دلہا — جگر مصطفےٰ محی الدین

از غلامی تو معزز گشت — ایں گنہ گار یا محی الدین

اعلیحضرت معز الدولہ فرمانروائے کرناٹک متخلص بہ معزز (از نذر عقیدت)

شکر للہ رہنمائے دیں و ایماں یافتم — شافع روز جزا محبوب سبحاں یافتم

گوہر مقصد بداماں ہست عثماں ہر کسے — فیض آں ابر کرم چوں ابر نیساں یافتم

اعلیحضرت عثمان علی خاں فرمانروائے دکن (از نذر عقیدت)

نظر میں روز و شب ہے جلوۂ محبوب سبحانی — یہی خورشید تاباں ہے یہی ہے شمع نورانی

جو اولاد علی ہو تم تو اولاد پیمبر بھی — شرافت کو بھی تم سے فخر ہے اے قطب ربانی .....

یہ آصف ہے بہت عاصی الٰہی بخش دے اسکو — طفیل سرور عالم طفیل قطب ربانی

اعلیحضرت غفراں مکاں محبوب علیخاں فرمانروائے دکن (از نذر عقیدت)

ان چند اشعار منقولہ سے جو ہم نے اوپر نقل کئے ہیں ہمارے ناظرین نے بخوبی اندازہ کر لیا ہوگا کہ اکابر اہل اسلام نے نثر کے علاوہ نظم میں بھی ہر ملک اور ہر زمین میں غوث پاک کی بارگاہ میں نذرانۂ عقیدت ہمیشہ پیش کیا ہے۔ کیسے کیسے اکابر اولیاء اللہ و علما و صلحا و محدثین و سلاطین زماں حضرت غوث پاک کی غلامی پر فخر کرتے چلے آرہے ہیں مگر جناب علامہ حائری مجتہد اعظم شیعہ یہی فرمائے جا رہے ہیں کہ " (صرف عوام الناس نے ہی غوث اعظم کو صاحب مقامات و کرامات سمجھا ہے اور خواص نے ان کو کچھ بھی نہیں سمجھا۔ صفحہ ۱۴۳ مقالۂ سیادت) اب ہم سوائے اس کے کیا جواب اس کا دیں کہ آنجناب ایک فہرست خواص اہل اسلام کی مرتب فرما کر پیش فرمائیں جن میں ہرگز ایسا کوئی نام نہ آنے پائے جن کے چند عقیدتمندانہ کلام ہم نے یہاں نقل کئے ہیں بلکہ ان میں سر فہرست آپ کے وہ منظور نظر

استاذ الاساتذہ یعنی مولفین شجرۃ الاولیا وعمدۃ الطالب ہی کے اسمائے گرامی ہوں جن میں آپ کے نزدیک یہ مافوق بشری قوت موجود ہے کہ بلا سند کلام نافیہ کو انہوں نے آپ سے منوالیا اور آپ نے بلا تامل و بلا تکلف ان کے نقل کردہ محض بے سند بیانات نافیہ کی بنیاد پر اپنے استدلال بے حقیقت کا قصر متقرس ہی تعمیر فرمالیا۔ افسوس۔ افسوس۔۔ کوئی حد ہے اس تعصب ناروا کی۔ یاد رکھئے اس وقت بھی کم از کم نصف ارب نفوس کرۂ ارض پر غوث پاک کے نام پر فدا ہونے والے موجود ہیں۔ ماشاء اللہ چشم بد دور۔ اقصائے عالم میں سلسلہ قادریہ کا فیض اب بھی الآن کما کان جاری ہے ؎

ہست مجلس بران قرار کہ بود ہست مطرب بران ترانہ ہنوز

یہاں تک امور شش گانہ بیان کردہ علامہ حائری (صفحہ ۱۴۳ مقالہ سیادت) میں سے تین امور کے جواب کی بحث ختم ہوئی۔ باقی تین امور جناب علامہ موصوف نے اپنی بحث میں بیان فرمائے ہیں وہ یہ ہیں:۔ (۴) غوث اعظم صرف بعض آدمیوں کے اعتقاد میں سید تھے اور اصل میں سید نہ تھے (۵) صرف عوام الناس نے ان کو صاحب مقامات وکرامات گمان کیا ہے اور خواص نے ان کو کچھ بھی نہیں سمجھا (۶) بعض جو ان کو سادات کی طرف منسوب کرتے ہیں وہ محض ایک نصرانی کے شعر کی بنا پر (صفحہ ۱۴۳ موعظ حسنہ۔ مقالہ سیادت)

الجواب ۱۔ امر چہارم کا جواب غایت تفصیل سے قلمبند ہو چکا اور ہمارے ناظرین نے دیکھ لیا کہ اقصائے ممالک اسلامیہ کے رؤس علمائے منتخبین

واولیائے کاملین ونسابین ومورخین ومحدثین واصحاب سیر وسلاطین نامدار وفصحائے عالی وقار متفق اللفظ ہو کر حضور غوث اعظم کے نسب سیادت کی گواہی دیتے چلے آرہے ہیں۔ اس مختصر سے نامکمل مقالے ہی میں ہم نے تیس سے زیادہ نسابین معتبرین اور دیگر فضلائے امصار واعصار کی تصانیف عالیہ کے نام درج کر دیئے ہیں جن سے ہر ناظر بصیر وخبیر بہ اندازہ بخوبی کر سکتا ہے کہ حضور غوث اعظم کی سیادت اور بزرگی وتقدس پر عالم اسلام کا اجماع وتواتر موجود ہے اور دنیائے اسلام کے ہر طبقے کے سربرآوردہ اور نامور قائدین آپ کی غلامی کا بصد فخر وافتخار دم بھرتے چلے آرہے ہیں۔ پس امر چہارم وپنجم کا ہماری طرف سے یہی مختصر جواب ہے۔ کسی حاسد مخالف معاند کے برخلاف لکھ دینے سے کچھ نہیں ہو سکتا۔ خدا جس کا رتبہ بلند کرے اُسے کون گرا سکتا ہے ؎

چراغے را کہ ایزد برفروزد ہر آں کو پف زند ریشش بسوزد

امر ششم میں کسی نصرانی کے شعر کا ذکر کیا گیا ہے جس کا حوالہ ہم اسی مضمون میں دے کر جواب لکھ چکے ہیں کسی مزید خامہ فرسائی کی ضرورت نہیں پائی جاتی اور ظاہر ہے کہ کسی نصرانی کی زبان سے ایسے شعر کا نقل ہونا دلیل ہے اس بات کی کہ نہ صرف اہل اسلام بلکہ غیر مذاہب واقوام کے اشخاص کو بھی غوث اعظم کی سیادت نسب کا علم تھا۔

دوسری کتاب نسب جس سے جناب علامہ حائری نے استدلال کیا ہے وہ احمد بن علی کی مولفہ کتاب عمدۃ الطالب فی انساب آل ابی طالب ہے جسے غلطی سے جناب علامہ حائری نے چند بار عمدۃ المطالب تحریر فرمایا ہے

تمام دنیا جانتی ہے کہ اس کتاب کا مولف مذہباً غالی شیعہ تھا مگر علامہ حائری اسے (سنیوں کا امام الانساب) تحریر فرمانے میں ذرا بھی تامل نہیں کرتے۔ اس کتاب کے اندراج زیر بحث میں بھی وہی امور بلاسند درج ہیں جو شجرۃ الاولیا کی عبارت میں ہمارے ناظرین نے ملاحظہ فرمائے یعنی یہ کہ غوث اعظم یا آپ کے فرزندان میں سے کسی نے اظہار سیادت نہیں کیا تھا وغیرہ۔ ان سب کے جوابات ہم تفصیل لکھ چکے ہیں۔ صرف ایک ہی بات عمدۃ الطالب کے مصنف نے اپنے بیان میں زیادہ بیان کی ہے اور وہ یہ کہ " (عبداللہ بن محمد بن یحییٰ) مرد حجازی تھے جو ملک حجاز سے باہر نہیں گئے اور یہ لقب (جنگی دوست) عجمی ہے جیسا کہ ظاہر ہے (صفحہ ۱۴۰ و ۱۴۱ الموعظۃ حسنہ مقالہ سیادت علامہ حائری) مطلب اس اندراج سے یہ لیا گیا ہے کہ (جنگی دوست) لقب ہونے سے پایا جاتا ہے کہ یہ خاندان عجمی ہے نہ کہ عربی و حجازی اور چونکہ عبداللہ بن محمد کبھی حجاز سے باہر نہیں گئے اس لئے ان کے بیٹے کا لقب (جنگی دوست) ہونا خلاف قیاس ہے۔

الجواب :۔ مؤلف عمدۃ الطالب نے جو غالی شیعہ تھا (عبداللہ بن محمد بن یحییٰ) اپنی اس تحریر میں غوث پاک کے شجرے میں درج کیا ہے جو ہرگز صحیح نہیں ہے۔ حضرت غوث پاک کا جو متفقہ و مقبولہ اور سلسلہ عالیہ قادریہ کی ہزاروں حائقاہوں اور کتب تاریخ و تذکرہ و انساب میں درج شدہ شجرہ نسب موجود ہے اور جسے اجماعی اور متفقہ و مقبولہ شجرے کا نام دیا گیا ہے اس میں عبداللہ بن یحییٰ الزاہد تو موجود ہے مگر عبداللہ بن محمد ہرگز نہیں ہے۔ اس سے پایا جاتا

ہے کہ ان مخالفین معاندین خائنین نے اپنی امکانی ناپاک کوشش غوث پاک کے مسلمہ و مقبولہ و مشتہرۂ شجرۂ نسب میں تحریف و تبدیل کرنے کی بھی کر لی ہے اور یہیں سے یہ محض غلط اندراج چند دیگر کتب میں بھی غالباً نقل ہو گیا ہے۔ خلاصہ کلام یہ ہے کہ شجرہ اجماعی متفقہ و مقبولہ متواترہ میں (عبداللہ بن یحییٰ الزاہد) ہی درج ہے اور (عبداللہ بن محمد) ان مخالفین معاندین کا اختراع ہی پایا جاتا ہے۔

تمام مورخین و نسابین اور دیگر تذکرہ نویس سب کے سب متفق ہیں کہ عبداللہ بن یحییٰ الزاہد جیلان میں پیدا ہوئے اور وہیں وفات پا کر مدفون ہوئے۔ از انجملہ ملاحظہ ہو علامہ محی الدین قادری کی یہ عبارت جو انہوں نے اپنی کتاب رد رفاعیہ میں تحریر فرمائی ہے :۔ "(السید عبداللہ المذکور اسمہ عبداللہ ولقبہ صالح وکنیتہ ابو محمد صادق ابن یحییٰ الزاہد ولد بجیلان یوم الاربعا احد عشر من المحرم فی زمن شاہ علاء الدین بن شاہ فیروز (۴۲۴) من الہجرۃ وتوفی یوم الاحد سابع الصفر فی زمن شاہ ضیاء الدین بن شاہ علاء الدین وقبرہ فی جبل الکوہ وھو قریب بقریۃ بدر قیما)" پس ظاہر ہوا کہ حضرت غوث پاک کے دادا کی پیدائش ۴۲۴ھ میں جیلان میں ہوئی اس لحاظ سے پایا جاتا ہے کہ غوث پاک کے آباؤ اجداد کی سکونت ۴۲۴ھ کے قبل ہی سے جیلان میں چلی آ رہی تھی پس جب کہ اس خاندان کی سکونت سالہا سال سے عجم میں چلی آ رہی تھی تو کسی فرد خاندان کا عجمی لقب (جنگی دوست) سے ملقب ہو جانا ہرگز ہرگز محل تعجب نہیں ہو سکتا نہ یہ کسی طور پر خلاف قیاس و خارج

از امکان ہی تصور کیا جا سکتا ہے۔ البتہ اگر تعجب ہو سکتا ہے تو حسنین رضی اللہ عنہما کے نام شبر و شبیر ہی پر ہو سکتا ہے کیونکہ یہ نام عربی نہیں ہیں اور یا یہ کہ آپ یا آپ کے والدین میں سے کوئی بھی عرب نہیں گیا تھا مگر یہ غیر عربی نام بھی قیامت تک کے لئے مشہور و مقبول ہو گئے۔ پھر تعجب کی کیا بات ہے کہ حضرت غوث پاک کے خاندان میں جو ایک مدت سے عجم میں مستقل طور پر سکونت رکھتا تھا کسی کا لقب (جنگی دوست) ہو جائے۔ ایسے ایسے کمزور بلکہ قطعاً بے بنیاد قرائن پر نفی نسب کی دلیل قائم کر لینا پتہ دیتا ہے ان مخالفین معاندین کے کورانہ و عامیانہ تعصب شدید کا۔ اور بس۔

اسی بحث میں ایک امر دریافت طلب یہ بھی ہے کہ عمدۃ الطالب کے غالی شیعہ مصنف نے حضرت غوث پاک کے دادا کے متعلق تخمیناً چھ صدی کی مدت گذر لینے کے بعد کس شہادت کی بنا پر یہ لکھ مارا ہے کہ یہ حجاز سے باہر کبھی گئے ہی نہ تھے نہ کسی راوی یا راویوں کا کوئی نام لیا گیا ہے نہ کسی کتاب ہی کا کوئی حوالہ دیا گیا ہے ایک بیان ہی بیان ہے قطعاً بے سروپا اور غیر مستند۔ اپنے زمانے سے تخمیناً ۱ر صدی قبل کا کوئی واقعہ ایسی دلیل میں بلا سند بیان کر دینا بقول خاتم المحققین حشر بے مہار پر سواری کرنا ہے۔ ہمارے مقابل ایسے بے سند بیان کی طرح کوئی حجت قائم کی جا سکتی ہے۔

الغرض جناب علامہ حائری کا استدلال صرف انہیں دو انساب کی کذ[illegible] ہے جن کے نام شجرۃ الاولیا اور عمدۃ الطالب ہیں جن کے اندراجات زیر [illegible] دلال کی بحث ہمارے ناظرین نے ملاحظہ فرمالی اسی بحث میں جناب

علامہ موصوف نے چند مختصرات بھی درج فرما دیے ہیں جن کے جوابات یہاں لکھے جاتے ہیں۔ اپنے اس مقالے کے صفحہ ۱۲۹ پر جناب موصوف تحریر فرماتے ہیں:- تفسیر حقانی کی جلد اول میں جو مقدمہ کے نام سے مشہور ہے صفحہ ۷۰ کے حاشیہ پر مولوی عبدالحی صاحب حسنی مولف لکھتے ہیں کہ مولوی ابوالمنصور نے جو دہلی میں سنیوں کے بڑے مولوی اور علمائیوں سے مناظرہ کرنے میں امام تھے اپنے رسالہ "انکشاف" صفحہ ۹۰ میں غوث اعظم کو بت پرست اور یہود کا چودھری لکھا ہے (ختم شد) جواباً گزارش ہے کہ تفسیر حقانی کی جلد اول جو مقدمہ کے نام سے مشہور ہے ہمارے پاس موجود ہے اور یہ دہلی پرنٹنگ ورکس کی مطبوعہ اور دارالاشاعت تفسیر حقانی۔ حقانی منزل دہلی کی شائع کردہ ہے۔ اس کتاب کا مکمل نام اس طرح درج ہے "(جلد اول تفسیر فتح المنان المشہور بہ مقدمہ تفسیر حقانی مصنفہ فخر المفسرین زبدۃ المحدثین عمدۃ المتکلمین فاضل اجل حضرت مولانا ابو محمد عبدالحق الحقانی الدہلوی رحمۃ اللہ علیہ)" علامہ حائری نے اس تفسیر کے صفحہ ۷۰ کا حوالہ درج کیا ہے مگر یہ کتاب ۱۲۸ صفحات پر ہی ختم ہو گئی ہے ہم نے خیال کیا کہ شاید علامہ حائری کی اس بحث میں کتابت کی غلطی سے صفحہ کا نشان غلط درج ہو گیا ہے یا ممکن ہے کہ اختلاف کتابت و طباعت کے باعث ہمارے پاس کی کتاب میں یہ عبارت کسی دوسرے صفحہ پر مل جائے۔ ہر چند تمام کتاب کے حاشیوں میں ہم نے علامہ حائری کی نقل کردہ عبارت تلاش کی مگر معلوم ہوا کہ اس عبارت کا وجود اس جلد میں ہرگز نہیں ہے۔ لہٰذا اس نقل کی تصدیق ضروری ہے جو ہمارے پاس کے نسخے کے اعتبار سے تو کسی طرح [illegible] ہیں ہے،

پر جب کہ بالخصوص اظہار نسب ہی مقصود ہو، اہل عرب میں شریف و سید کا لفظ بولا جاتا ہے لیکن محل تعظیم میں سید کا لفظ بلا تعلق نسب بھی بکثرت بولا جاتا اور روزمرہ کے استعمال میں یا سیدی اور سیدنا عمر بن الخطاب وغیرہ مستعمل ہیں۔ اسی طرح لفظ شیخ کا استعمال بھی ہے کبھی تو یہ لفظ اظہار نسب کے محل پر نامی گرامی شیوخ کی اولاد و نسل کے معنی میں استعمال ہوتا ہے اور کبھی عمر رسیدہ شخص کے لئے یہ لفظ بولا جاتا ہے اور کبھی بزرگان دین اور مشائخ عارفین کی جماعت کے افراد کے لئے بلا لحاظ نسب عام طور سے بولا جاتا ہے۔ اس اعتبار سے یعنی [illegible] نسب عام طور پر بھی اور خاص طور پر بھی شیخ ہی لکھنے کا ہمیشہ سے دستور مقبولہ چلا آتا ہے مثلاً شیخ سعدی شیرازی رح کہ نسباً تو وہ فاطمی ہیں مگر باعتبار بزرگی اہل طریقت وہ تمام عالم میں شیخ سعدی ہی کے نام سے متعارف ہیں۔ اس لحاظ سے بغرض اظہار بزرگی لفظ شیخ تعظیمی مقصد کے لئے اہل عرب و عجم کے مقبولہ و متعارفہ محاورات میں ہر نسل کے افراد کے لئے بلا تخصیص ہر ملک میں استعمال کیا جاتا ہے اور پیران طریقت خواہ فاطمی ہوں یا نہ ہوں لفظ شیخ سے تعظیماً ہمیشہ یاد کئے جاتے ہیں بلا خلاف اسی پر عمل ہوتا چلا آرہا ہے۔ ایک ایسے معمولی اور روزمرہ کے مقبولہ محاورات سے ایک مجتہد اعظم کا بے خبر رہنا تعجب سے خالی نہیں ہے ہم سے اگر مطالبہ ہو تو ہم ایک لاکھ مثالیں عرب و عجم کے کلام سے ایسی پیش کر دیں کہ لفظ شیخ تعظیمی اعتبار میں بلا خلاف ہمیشہ سے پیران طریقت کے لئے بلا لحاظ نسل و قبیلہ استعمال ہوتا آیا ہے۔ ابھی ہم مشائخ مشہورین عرب کے چند کلام نقل کر چکے ہیں، مثلاً ملاحظہ ہوں عارف باللہ سیدی عبدالرحیم

البرعی رح کے یہ دو شعر

ومنه فی الشیخ عبدالقادر ابتهجت　　طلائع الفضل نورانی محیاه

من آل فاطمة الزهراء ذو شرف　　اتی به الدهر فرداً عن مثناه

ان میں حضرت غوث پاک کو فاطمی ظاہر کرتے ہوئے باعتبار شیخ طریقت ہی شیخ عبدالقادر لکھا گیا ہے۔ الغرض ایسی لاکھوں مثالیں روزمرہ کی مقبولہ عام بات چیت میں عرب و عجم کے کلام سے پیش کی جا سکتی ہیں۔ اہل عرب کے کلام سے تو ابھی ایک مثال پیش ہوئی اب صرف ایک ہی مثال کلام عجم کی بھی ملاحظہ فرمائیے۔ حضرت مولانا جامی قدس سرہ السامی اپنی بے مثل و مشہور کتاب تذکرہ (نفحات الانس) میں ایک مقام پر تحریر فرماتے ہیں:۔ "شیخ محی الدین عبدالقادر جیلانی قدس اللہ تعالیٰ روحہ کنیت وے ابو محمد است۔ علوی بود حسنی نبیرہ ابو عبداللہ صومعی است از جانب مادر و مادر وے ام الخیر ام الجبار بنت ابی عبداللہ الصومعی ..... الخ صفحہ ۴۵۴) دیکھئے مقام واحد ہی میں اظہار نسب علوی فاطمی کے ساتھ آپ کو شیخ عبدالقادر جیلانی تحریر کیا گیا ہے۔ پس محل تعظیم میں کسی فاطمی کے نام کے ساتھ لفظ شیخ کا استعمال اس کے لئے کسی طرح بھی مانع و قادح فاطمیت تسلیم نہیں کیا جا سکتا تمام دنیا کا مسلمہ و مقبولہ عمل اسی طرح ہے کہ لفظ شیخ پیران طریقت کے لئے بلا لحاظ نسل و قبیلہ ہی استعمال ہوتا ہے ایک مجتہد اعظم کی شان سے بعید ہے کہ وہ ایسے معمولی اور روزمرہ کے مقبولہ محاورے سے بھی نا علم ہو۔ اسی مقبولہ و مسلمہ محاورے کی بنا پر حضرت سید عبدالقادر جیلانی کو بھی شیخ جیلانی عام طور پر بولا اور لکھا

جاتا ہے بلکہ مزار مقدس غوث اعظم بغداد کے جس حصے میں ہے وہ باب الشیخ کے نام سے موسوم ہے ۔ علامہ حائری کی یہ ایک اشد شدید غلطی ہے کہ شیخ عبدالقادر جیلانی لکھا ہوا دیکھ کر غوث پاک کی فاطمیت کی قدح کے درپے ہو گئے اور لفظ شیخ کے موقع و محل استعمال پر غور ہی نہ فرمایا ۔ یہ تو ہم کس طرح کہہ سکتے ہیں کہ آپ نے تجاہل عارفانہ سے اس مقام پر کام لیا ہے ۔

اسی سلسلے میں علامہ حائری تحریر فرماتے ہیں : ۔ "(بغداد میں آج تک عبدالقادر صاحب کو شیخ کے لقب سے یاد کیا جاتا ہے وہاں سید عبدالقادر کہہ کر اگر ان کا مزار پوچھا جائے تو کوئی بتاتا ہی نہیں ۔ صفحہ ۱۳۶ مقالہ سیادت) جواباً عرض ہے کہ یہ بیان سراسر غلط ہے ۔ محل تعظیم میں بے شک عام طور سے نہ صرف بغداد میں بلکہ تمام عالم میں آپ شیخ عبدالقادر بحیثیت پیر طریقت یاد کیے جاتے ہیں جو قاعدہ عامہ مقبولہ کے تحت ایک فاطمی کے لئے یقیناً جائز اور عین محاورہ مگر اظہار نسب کے موقع پر نہ صرف بغداد اور دیگر مقامات کے بچے بچے سے بھی آپ نسب دریافت کریں تو یہی جواب ملے گا کہ غوث پاک سید السادات ہیں ۔ آپ کے مزار شریف کی عالی شان عمارت پر بہت جلی قلم سے یہ دو شعر کندہ ہیں : ۔

ایں بارگہ غوث الثقلین است　　نقد کمر حیدر و نسل حسنین است
مادرش حسینی نسب است و پدرش　　زاولاد حسن ۔ یعنی کریم الابوین است

اب فرمائیے بغداد کے ہر جانے والے یا رہنے والے کسی اندھے ہی نے یہ دو شعر نہ پڑھے ہوں تو چشمہ آفتاب را چہ گناہ ۔ مخالفین و معاندین دنیا کی

آنکھوں میں دھول جھونک کر یہی رٹ لگائے جا رہے ہیں کہ بغداد میں غوث اعظم کو کوئی شخص سید جانتا ہی نہیں ۔ اس سے زیادہ اور کیا غلط بیانی ہو سکتی ہے ۔ بغداد ہی نہیں تمام دنیا آپ کو سید جانتی ہے ۔ اسی مختصر سے مقالے میں آپ نے مغرب اقصیٰ سے مشرق اقصیٰ تک نامی گرامی ثقہ مصنفین و کاملین و نساہین عادلین و محدثین و فقہا و سلاطین وغیرہم کے کلام منظوم و منثور ملاحظہ فرمائیے کیا یہ نہایت وزنی شہادت اس امر کی نہیں ہے کہ اقصائے ممالک اسلامیہ میں آپ کا شجرہ نسب متعارف و مقبول ہے ۔ شجرۃ الاولیا یا عمدۃ الطالب یا پنڈی بہاء الدین کے رسالہ صوفی یا ایسی ہی کسی دوسری تصنیف منیف کے اندراجات سے یہ عالمگیر شجرہ نسب مقبولہ قیامت تک بھی مجروح نہیں سمجھا جا سکتا ہے ۔ ہمارا دعویٰ ہے اور ہم اس پر نہایت مضبوطی سے قائم ہیں کہ ائمہ طاہرین کے سلسلۃ الذہب کے بعد کسی فرد بشر کے شجرہ نسب کی بھی ایسی عالمگیر توثیق و تصدیق نہیں ہو سکی ہے جیسی کہ حضرت غوث پاک کے شجرہ طیبہ نسب کی عالم اسلام نے کی ہے ہزارہا کتابیں ہیں جن میں آپ کے حسب و نسب کے حالات ملتے ہیں ۔ ہزارہا مجالس حال و قال میں تمام عالم اسلام میں شب و روز آپ کے ذکر مبارک میں حسب و نسب بیان ہوتا رہتا ہے اور اس وقت بھی روئے زمین پر کم از کم نصف ارب کلمہ گویان اسلام اور امت حضرت خیر الانام کے افراد آپ کے غلام کہلانا اپنے لئے باعث فخر سمجھتے ہیں اور ان کا دلی عقیدہ یہی ہے کہ : ۔

غوث اعظم درمیان اولیا　　چوں محمدؐ درمیانِ انبیا

مگر جماعت شیعہ آپ سے محض اس لئے ناراض ہے کہ غنیۃ الطالبین میں رد جماعت شیعہ کے مضامین درج ہیں اور یہ کتاب آپ کی طرف منسوب کی جاتی ہے مگر جن شیعہ علما نے نسلی تحقیق کی حد تک کوئی اثر مذہبی مخالفت کا نہیں لیا ہے انہوں نے غایت وضاحت سے حضرت غوث پاک کی سیادت کو تسلیم کیا ہے اور آپ کی جلالت قدر و علوے مرتبت کا اعتراف بھی کیا ہے اگر ایک طرف عمید الدین وصاحب شجرۃ الاولیا وصاحب عمدۃ الطالب شیعی مصنفین نے مذہبی مخالفت کے شدید جذبات سے متاثر ہو کر خلاف میں لکھا ہے تو دوسری طرف شیعہ جماعت ہی کی قابل صد فخر ہستی جن کو شہنشاہ ایران ناصر الدین قاچار شیعی بایں الفاظ خطاب کرتے ہیں :۔ "(جناب محاسن ومحامد آداب فواضل وفضائل نساب سلالہ دودمان مصطفوی ونخبہ خاندان مرتضوی)" دی رائٹ آنریبل سر سید امیر علی رضوی ایم۔ اے بار ایٹ لا۔ پریوی کونسلر کی ہے جو اسلامیات کے مضمون خاص میں عالمگیر شہرت کے محقق عظیم وجلیل مانے جاتے ہیں اپنی مشہور ومعروف تصنیف اسپرٹ آف اسلام میں ایک مقام پر تحریر فرماتے ہیں :۔ "(ترجمہ از انگریزی ۔ اہلسنت حضرت عبد القادر جیلانی کی بے حد وحساب ثنا ومنقبت بیان کرتے اور ان کی تعظیم بافراط کرتے اور انہیں غوث اعظم ومحبوب سبحانی وقطب ربانی کے الفاظ سے یاد کرتے ہیں .... غوث اعظم عالم باطن اور نسباً فاطمی تھے علما اور درویشان باصفا میں ان کا مقام ارفع واعلیٰ ہے ۔ (صفحہ ۳۱۴)

مختصر یہ کہ شیعہ جماعت میں بھی کہیں کہیں محققین نے غوث پاک

کی سیادت نسب کو علانیہ تسلیم فرمالیا ہے البتہ غنیۃ الطالبین کے مندرجہ بعض مضامین سے سخت ناراض ہو کر شیعہ مصنفین نے زیادہ تر غوث پاک کے خلاف ہی تحریر کیا ہے جو محل تعجب نہیں ہے اور اصولاً کسی اہل غرض مخالف کا کوئی مخالف بیان خارق اجماع تسلیم نہیں کیا جاتا ہے اور نہیں کیا جانا چاہئے جس کی وضاحت علماے اصولیین نے بھی کر دی ہے (ملاحظہ ہو محیط المحیط جس کی ایک عبارت ہم نقل بھی کر چکے ہیں)

بے شمار علماے کاملین وفضلاے ناقدین اہل اسلام کے علاوہ دیگر غیر ممالک وغیر مذاہب کے علماے محققین کاملین نے بھی غوث پاک کے نسب حسنی وحسینی اور خود غوث پاک کی زبانی اس نسب طاہر کی تشریح وتصدیق کو تسلیم فرمالیا ہے ۔ بر سبیل مثال ملاحظہ فرمائی جاے زمانہ حال کے ایک نامی گرامی مستشرق ڈاکٹر جان نارمن ہالسٹر کی تصدیق جو اس نے اپنی مشہور ومعروف ومبسوط کتاب "دی شیعہ آف انڈیا" میں درج فرمائی ہے ۔ ملاحظہ ہو:۔ "(ترجمہ ۔ سلسلہ قادریہ کے بانی عبد القادر جیلانی بھی حسنی الحسینی کہلائے جاتے ہیں کیونکہ انہوں نے اپنا شجرہ نسب مادری حسین سے اور شجرہ نسب پدری حسن سے متصل ظاہر کیا ہے ۔ صفحہ ۲۰ کتاب مذکورہ مطبوعہ لندن ۱۹۵۳ء لیوزاک اینڈ کمپنی ناشران) اس اندراج سے بخوبی ثابت ہے کہ حضرت غوث پاک نے اپنا مادری وپدری سلسلہ نسب حسنین سے متصل ظاہر فرما دیا ہے ۔ دوسرے ایک نامی گرامی وستند مستشرق علامہ سر ٹامس ولیم بیل اپنی مشہور آفاق تصنیف منیف مفتاح التواریخ میں تحریر فرماتے ہیں :۔ "(شیخ عبد القادر جیلانی

کے دوران نقل کیا ہے مگر یہ گمراہ کن بیانات حقیقت سے بہت دور ہیں اور کسی طرح بھی ہم انہیں خارق اجماع نہیں کہہ سکتے ہیں۔ اہل اسلام کا اجماع اسی پر ہے کہ امام حسن عسکری کے فرزند ارجمند امام محمد تھے جن کے متعلق اہل سنت کے فاضل جلیل و محقق نبیل علامہ ابن حجر مکی رح اپنی مشہور و مقبول کتاب صواعق محرقہ میں تحریر فرماتے ہیں کہ :۔ " (ابی القاسم محمد الحجۃ وعمرہ عند وفات ابیہ خمس سنین لکن اتاہ اللہ فیھا الحکمۃ ویسمی قائم المنتظر (صفحہ ۳۲۸) الغرض جناب حسن عسکری کا عقب موجود ہونے پر اہلسنت کا اجماع بدستور قائم ہے اور تا قیامت قائم ہی رہے گا اور ہرگز کسی مخالف معاند کے مبنی بر غرض معاندانہ بیان سے باطل نہ ہو سکے گا۔ اجماع دیرینہ تسلیم شدہ کو کوئی قوت بھی کالعدم نہیں کر سکتی ہے۔ خود جناب علی مرتضیٰ سے نہج البلاغہ میں منقول ہے کہ ید اللہ علی الجماعۃ اور اس میں شک بھی کیا ہے کہ اللہ کا ہاتھ سب پر غالب ہے۔

الغرض یہی دو تین بیانات عمدۃ الطالب و شجرۃ الاولیا و عمدۃ الدین و سراج الدین کے ہیں جو چند کتابوں میں معاندین نے نقل کر ڈالے ہیں اور انہیں امور چہار گانہ کو بلا کسی سند کے بیان کئے ہوئے اپنا توشہ علم و محور استدلال قرار دے لیا ہے۔ حیرت اور سخت حیرت ہے کہ یہ مخالفین و معاندین بلا کسی سند کے بیان کئے ہوئے ہی اپنے بیان سے مخالفانہ استدلال پر قطعاً خلاف اصول اڑے ہوئے ہیں اور نتیجہ اس کا سوائے خسران دنیا و آخرت کے ان معاندین نے کچھ بھی نہیں پایا۔ کہاں حضرت شیخ الشیوخ جناب شہاب الدین

عمر سہروردی علیہ الرحمہ کی چشم دید گواہی اور حضرت قطب الاقطاب خواجہ بختیار کاکی اور دیگر بے شمار اکابر و اعیان و اساطین ملت کے تصدیقی بیانات غوث پاک کی سیادت نسب پر اور کہاں میاں سراج الدین و عمید الدین اور ان کے کور چشم ہم نوا و اتباع داہل غرض مقلدین کے چند ہی مردود اور بے سروپا و بے سند بیانات۔ ہمارے نزدیک حضرت شیخ الشیوخ سہروردی علیہ الرحمہ کی ایک ہی عینی شہادت ہزار مورخین و نسابین مابعد کے ایسے بیانات پر بھاری ہے اور ہم نے تو اسی مقالے میں علاوہ دیگر وزنی شہادتوں کے کم از کم چالیس خاص نسابین کے نام بھی ان اولیائے کاملین کے بیانات تصدیقی کی تائید میں پیش کر دیئے ہیں کیا اب بھی یہی کہا جائے گا کہ غوث پاک نے اپنے فاطمی النسب ہونے کا اظہار کبھی کیا ہی نہ تھا۔

اسی سلسلے میں صفحہ ۳۶ پر جناب علامہ حائری تحریر فرماتے ہیں :۔ "بتاؤ شیخ صاحب ممدوح پیغمبر تھے نبی تھے یا رسول تھے امام یا خلیفہ تھے۔ آخر تھے کیا بقول عوام تو سید تھے اور حسن مثنیٰ کی نسل سے تھے ..... بیٹے کو تو یہ عزت دی گئی مگر حسن مثنیٰ کو تو ایک فی سیکڑہ بھی کوئی بھی نہیں پہچانتا اور اگر علم کے سبب ان کی یہ شان و عزت تھی تو دنیا میں لاکھوں کی تعداد میں علما موجود ہیں کیوں شیخ کی طرح ان کی بھی عزت نہیں کی جاتی اور خاکسار (یعنی علامہ حائری) تو یہ دونوں حیثیتیں رکھتا ہوا آپ کے سامنے زندہ موجود ہوا اور ارشاد معالم دین کر رہا ہے زندہ سید اور عالم کو چھوڑ کر ایک مردہ بزعم خود سید و عالم کی کیوں اس قدر پرستش کی جا رہی ہے ..... الخ

الجواب ۔ جناب علامہ حائری کی اس تحریر کے نقل کر دینے کے بعد ہم ناظرین سے سوال کرتے ہیں کہ نفس مضمون زیر بحث کے اعتبار سے اس تمام بیان میں کوئی امر کیا قابل جواب بھی نظر آتا ہے سوائے اظہار تعصب مذہبی اور خودستائی کے اس تمام بیان کا ماحصل اور کیا برآمد ہو سکتا ہے بہرحال ہم آپ کے سوالات کے نہایت مختصر جوابات یہاں لکھے دیتے ہیں

آپ دریافت فرماتے ہیں کہ آخر غوث اعظم تھے کیا اس کا جواب بعقیدہ اہلسنت ملاحظہ ہو :۔

غوث اعظم درمیان اولیا چوں محمدؐ درمیان انبیاؑ

اب رہا یہ امر کہ غوث اعظم کی تو اس قدر عزت کی جاتی ہے مگر حسن مثنیٰ کو جو ان کے دادا تھے کوئی بھی نہیں پوچھتا ۔ ہمیں بے حد افسوس ہے کہ یہ الفاظ ایک شمس العلما اور مجتہد اعظم کے قلم سے کیوں نکلے ۔ آنحضرت صلعم کے ایک دادا کلاب بھی تھے کیوں ان کی ایسی عزت نہیں کی جاتی اور کوئی ان کا نام تک بھی نہیں جانتا پس جو جواب اس کا ہو سکتا ہے وہی ہمارا بھی جواب سمجھنا چاہئے

اب رہا جناب علامہ حائری کا یہ فرمانا کہ میں ایک زندہ عالم و سید آپ کے سامنے کھڑا ہوا علوم و معارف کے دریا بہا رہا ہوں تو مجھ زندہ عالم و سید کو چھوڑ کر ایک مردہ سید و عالم یعنی غوث اعظم کی کیوں پرستش کی جا رہی ہے ۔ اس کا جواب اگر ہم آزادانہ تحریر کریں تو شاید گستاخی کی حدود میں داخل ہو جائے لہٰذا ایسے کسی جواب کی تحریر سے احتراز کرتے ہوئے ہم نے میاں شیر سے عالم خیال میں استشارہ کیا تو انہوں نے جواب دیا کہ خواجہ حافظ شیرازیؒ

کے دیوان سے تفاول کرنا مناسب ہے ۔ جب تفاول کیا گیا تو لسان الغیب کی آواز آئی ملاحظہ ہو :۔

نہ ہر کہ چہرہ برافروخت دلبری داند نہ ہر کہ آئینہ دارد سکندری داند
ہزار نکتۂ باریک تر ز مو اینجاست نہ ہر کہ سر بتراشد قلندری داند
نہ ہر کہ طرف کلہ کج نہاد و تند نشست کلاہ داری و آئین سروری داند

بس اسی کلام پر ہم اپنے اس مختصر و محقر مقالے کو بایں اعتراف ختم کرتے ہیں کہ ہم اس میں کوئی خاص اور نمایاں داد تحقیق نہیں دے سکے اور بے شمار ایسی کتب کا بھی کوئی ذکر گنجائش نہ ہونے کے باعث نہ ہو سکا جن کا ذکر ہونا ضروری تھا ۔ شاید آئندہ کبھی یہ اُمید بر آسکے ۔ واللہ الامر و بیدہ ازمۃ التوفیق والتحقیق ۔

غوث پاک کا شجرۂ نسب مادری :۔

یہاں ہم غوث پاک کا شجرۂ نسب مادری نقل کرتے ہیں جو جملہ نسابین و اہل سیر و مورخین وغیرہم کا متفقہ و مقبولہ ہے اور اس وقت اسے ہم حضرت العلامہ مولنا علی القادری کی مشہور کتاب نزہتہ الخاطر سے یہاں نقل کرتے ہیں ۔ ملاحظہ ہو :۔ محی الدین عبدالقادر جیلانی ابن فاطمہ ام الخیر بنت سید عبداللہ صومعی الزاہد بن سید ابی جمال الدین محمد بن السید ابی عطا عبداللہ بن سید کمال الدین عیسیٰ ابن الامام السید ابی علاء الدین محمد الجواد ابن الامام السید علی رضا ابن الامام موسیٰ کاظم ..... الخ

غوث پاک کا شجرۂ بیعت اردو نظم میں :۔

(از جناب مولنا ضیاء القادری)

گدایان نبیؐ پر بھی کرم کی ہو نظر یارب عطا ہو الفت شاہ رسل خیر البشرؐ یارب

علیؓ کا عشق دے شاہ شہیداںؓ کی محبت دے — ولائے عابد و باقر سے دل کو سیر کر یارب
بحق جعفر و کاظم پے موسیٰ رضا دے دے — ولا معروف کی حب سری حق نگر یارب
مجھے عشق جنید و شبلی و واحد عطا فرما — نگاہ فرحت بوالفرح سے مسرور کر یارب
دکھا حسن و جمال بوالحسن چشم تمنا کو — شبیہ بوسعید پاک رکھ پیش نظر یارب
بحق عبد قادر محی دیں محبوب سبحانیؒ — فزوں ہر قادری کی قدر ہو شام و سحر یارب

اب سب سے آخر میں ہم اپنا ذاتی اور ناچیز کلام محقر درج کرنے کی جسارت بیجا بھی کرتے ہیں کیونکہ جس مقالے میں اکابر عارفین و کاملین کے کلام حقیقت التیام نقل ہوئے ہوں وہاں ایسے ناچیز کلام کا درج ہونا سراسر بے محل ہی ہے مگر اپنے جذبہ عقیدت سے مجبور ہو کر یہ ناقص کلام ہی ہم یہاں درج کرتے ہیں شاید کہ بارگاہ غوثیہ میں شرف قبول حاصل ہو سکے ۔ ورنہ کہاں ہم اور کہاں یہ محفل شعرائے مقدسین کاملین لیکن خیر ۔ بقول جامی قدس سرہ السامی : ——

من کیم و بزم تو ۔ لیکن ز دور — دیدن ان انجمنم آرزوست

مدح غوث پاک علیہ الرحمہ

از خامہ سید نہال احمد نقوی امروہوی (عالی دسائی)

مولف کتاب ہذا

دلا دست طلب بکشا بسوے شاہ جیلانی — سوالے کن فقیرآسا کہ یابی گنج لا فانی
نگین خاتم رحمت جبین نیر عصمت — محی الدین والملۃ جناب قطب ربانی
ز اسرار حق آگاہے بہ حزب[1] اولیا شاہے — علیہ رحمت اللہ علیہ فضل ربانی
سمائے فقر را بدرے بہ بزم اولیا صدرے — پرّان[2] جاہے فلک قدرے از انوار خدا دانی
بہ مرآت[3] رخش رخشاں ضیائے[4] کوکب ایماں — کزو گشتہ مہ تاباں غریق بحر حیرانی
امیر کشور فقرے ۔ چہ فقرے ۔ بہر او فخرے — ریاض[5] فقر را ابرے ۔ چہ ابرے ۔ ابر نیسانی
دوائے درد دلریشاں[6] ۔ سرور جان درویشاں — بہ اصلاح بد اندیشاں بنائے صلح را بانی
امین[7] دولت ملت رہین وسعت رحمت — جبین طلعت[8] صولت[9] ضمین[10] راحت جانی
فرید اکبر دوراں وحید انور خوباں — حمید حید رذی شاں مجید منظر شانی
حصار مامن[11] ایماں بہار گلشن عرفاں — مدار[12] روشن اخواں قرار[13] ارحمن جانی
کلیم ملت[14] بیضا حکیم امت[15] غرا — قسیم[16] دولت عقبیٰ شمیم الفت جانی

---

[1] جماعت [2] پروین ۔ ثریا [3] آئینہ [4] باغات [5] زخمی دلاں [6] رخ [7] دبدبہ [8] ضامن [9] جائے امن [10] مرکز [11] سکون [12] روشن شے [13] سفید شے [14] تقسیم کنندہ

[15] صنعت ترصیع ۔ ہر شعر میں بارہ بارہ قافیے ہیں ۔

ز نطقش تالی[1] حسانؓ ز لطفش ثانی سلمانؓ — ز خلقش شبرؓ دوراں ز حسنش یوسفؑ ثانی
اشارا تش سرور انگیز و لطف آمیز و راحت خیز — بشارا تش جواہر خیز و گوہر ریز و ایمانی
خدش[2] رشک مہ تاباں خطش[3] رائیل مقرباں — قدِ بالاش را برخواں بہار سرو بستانی
بہ چشمش سرمۂ عرفاں بہ چہرش غازۂ[4] ایماں — جبینش نیر رخشاں لبش یاقوت رمانی
سیادت ارث آبائش شدہ بیت الشرف جائش — پے اجداد اعلائش بخواں آیات قرآنی
بہ پیش مہر چہرش دنگ[5] اگر چین و اگر افرنگ — اگر لوقا[6] اگر اژرنگ[7] اگر آذر[8] اگر مانی
جمالے ہیں بہ بزم اندر ز طفل پاک پیغمبرؐ — جلالے ہیں بہ رزم اندر ز شبل شیر یزدانی
نسیم روضۂ یٰسں شمیمے آورد مشکیں — پے تشمیم[9] شاہ دیں وزد در باغ روحانی

ازافعالش ازاقوالش ازاعمالش ازافضالش — خدا جوی خدا گوی خدا بینی خدادانی
گل خنداں مہ رخشاں شہ خوباں بلند الحاں — زخوش بوی وخوش روی وخوش خوئی خوشخوانی
زرو مو و خود و بوچہ تحسینش شود ہر سو — درخشاں رو و عنبر بو و نیکو خو ایمانی
کمالاتش مقالاتش خیالاتش موالاتش — ہمہ اجلی ہمہ اعلیٰ ہمہ جانی
زقد و خد[10] و لب پیدا کمال صانع یکتا تو — قدش رعنا خدش رخشا لبش لعل بدخشانی

زگفتارش چہ می گوی بخواہی دید اگر جوی — سخن سنجی سخن گوی سخن فہمی سخن دانی
زقہرش یک جہاں لرزد زمیں لرزد زماں لرزد — مکیں لرزد مکاں لرزد۔ شود مطرود[11] شیطانی
بأقلیم دلارائی کند کار مسیحائی — کلیم طور گویائی بمیقات[12] خداوانی

[1] قائم مقام [2] رخسار [3] چاندنی رات مطلب یہ کہ روے روشن پر خط سیاہ مثل رات کے ہے جو چاندنی ہے
[4] گلگونہ۔ اٹین [5] متحیر [6] نام حکیمے از یونان [7] نگار خانہ مانی [8] و [9] مشہور صورتگراں
[10] سونگھنا۔ سونگھانا [11] رخسار [12] نکال دی ہوئی [13] کام کا وقت۔ جگہ۔ احرام بندی کی جگہ۔

زجور دہر و سوز دل شدم ہر چند[1] پادرگل — زلطفش حل ہر مشکل شدہ حاصل بآسانی
توازانوار ایمانی مہ تابان عرفانی — ضیا پاشی زپیشانی سراپا مہر تابانی
ازاسلوب خدادانی توی مرغوب اخوانی — توی مطلوب انسانی توی محبوب سبحانی
بخلوت گاہ روحانی توی شمع شبستانی — بجلوت گاہ سلطانی توی قندیل ایمانی
زنسل پاک سبطینی بہ زہرا قرۃ العینی — علی را نور عینینی نبیؐ را راحت جانی
مقاماتت ہمہ اعلیٰ برفعت از ہمہ بالا — بدربار شہ والا ترا قربے ست روحانی
محمدؐ درمیان انبیا ممتاز و بے ہمتا — توی در جلوہ گاہ اولیا ممتاز لاثانی
زد لہا رجس[2] می شوی رہ شاہ نجف جوی — "مریدی[3] لاتخف" گوی پے تسکین روحانی
زخو۔ وانی۔ چہ وانی۔ نانی جانی[4] وہم عانی[5] — زدل صافی۔ زکف کافی۔ زدم شافی دورمانی
جلیس بزم مسکیناں انیس جان غمگیناں — پے تدریس بے دیناں تو شمع راہ عرفانی
رخ آئینہ وحدت درخشان ازطلعت[6] — چہ در وحدت چہ در کثرت پے توحید برہانی
تو کوہ عزم کرداری تو کان لعل دلداری — تو تیغ رزم کراری تو شمع بزم ایمانی
قوافل را تو سالاری سلاسل را تو شد جاری — عیاں شد شان عماری و غفاری[7] و سلمانی
بہ ظل مصطفےٰ جایت بدوش اولیا پایت — باوجے رافع رایت[8] زیمن[9] اعظم الشانی

[1] متحیر۔ گرفتار [2] نجاست پلیدی [3] میرے مرید خوف نہ کر۔ یہ غوث پاک کے مشہور ملفوظات میں سے ہے [4] جفاکار کا نیست کر دینے والا۔ [5] عاف بمعنی معاف کنندہ [6] رُخ۔ چہرہ [7] قافلے [8] حضرات عمار یاسر و ابوذر غفاری و سلمان فارسی رضی اللہ عنہم [9] جھنڈا۔
[10] برکت۔

بزیر سایہ ات شاداں ہمہ اصحاب قدروشاں — گدا و شاہ را یکساں سراپا ظل رحمانی
از اوصاف حق اندیشی کنی اصلاح بدکیشی — بخلوت گاہ درویشی توی شمع شبستانی
رئیس بزم متاقاں مطاع[1] پاک ہر خاقاں — پے اصلاح قزاقاں[2] تو شمع راہ ایمانی
بیا و دستگیری کن عیاں شان امیری کن — ظہیری کن نصیری کن کہ دردم را تو درمانی

عبث تقلید جامی می کنی سامی بایں خامی
کجا ایں سنگ حمامی کجا آں جوہر کانی

(ح ای)

---

[1] جس کی اطاعت کی جائے۔ آقا۔ [2] یہاں تلمیح ہے غوث پاک کے عہد طفلی کے مشہور واقعہ کی طرف جس میں رہزنوں کا گروہ آپ کی صداقت شعاری کے اسوۂ حسنہ سے متاثر ہو کر تائب ہو گیا تھا۔